Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 28

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

21 شعبان 1433 ہجری قمری ۔ 12 وفا 1391 ہش 12 جولائی 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم ایدامامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۝ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔ شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡہُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ۝

(سورۃ البقرہ: ۱۸۴-۱۸۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

★...عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: مَنۡ لَمۡ یَدَعۡ قَوۡلَ الزُّوۡرِ وَالۡعَمَلَ بِہٖ فَلَیۡسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیۡۤ اَنۡ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

ترجمہ: ’’حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ بیکار ہے۔‘‘

★...عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابۡنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیۡ وَاَنَا اَجۡزِیۡ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوۡمُ صَوۡمِ اَحَدِکُمۡ فَلَا یَرۡفُثۡ وَلَا یَصۡخَبۡ فَاِنۡ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوۡ قَاتَلَہٗ فَلۡیَقُلۡ: اِنِّیۡ صَائِمٌ وَالَّذِیۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوۡفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطۡیَبُ عِنۡدَ اللّٰہِ مِنۡ رِیۡحِ الۡمِسۡکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرۡحَتَانِ یَفۡرَحُہُمَا اِذَا اَفۡطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوۡمِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ ایڈیشن ۲۰۰۳)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

الخیر کلہ فی القرآن

بھلائی سب کی سب قرآن میں ہے (قسط: چہارم۔آخری)

قارئین! گذشتہ قسط میں ہم قرآن مجید کی روحانی تاثیرات کے ثبوت کے طور پر شراب نوشی کی حرمت کے اعلان اوراس کے نتیجہ میں صحابہ رضوان اللہ علیھم کے فوری عملی نمونہ کا تذکرہ کر چکے ہیں۔آج جب کہ زمانہ مادیت اورفحاشی کی طرف روز بروز بڑھ رہا ہے۔انسان اپنے خالق حقیقی و معبود حقیقی کو بھول کر دنیا و مافیھا میں ڈوب رہا ہے۔اوراس دلدل میں روز بروز آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔گناہ اوراس کے کرنے کے ذرائع دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ نئے سے نئے گناہوں کوانسان دلیر ہوکر کررہا ہے اور بجائے شرمندگی کے فخریہ اعلان کررہا ہے۔ایسے ماحول میں قرآن مجید کی ضرورت گذشتہ زمانوں سے بہت زیادہ ہے۔

آج نہ صرف ہم جنس پرستی جسم فروشی اوراس قسم کے گناہوں کو قانونی تحفظ حاصل ہورہا ہے بلکہ معاشرتی احترام اور وقار دینے کیلئے راہ ہموار کی جارہی ہے۔ایسے پیشے میں ملوث عناصر کے لئے اب ''سیکس ورکرز'' کی اصطلاح وضع کرالی گئی ہے ان سے ٹیکس وصول کئے جارہے ہیں اور رہی سہی آخری کسر انٹرنیٹ نے پوری کردی۔ انٹرنیٹ کے وسیلے سے بے شک اشاعت علم،تبلیغ حق اشاعت اسلام کے نئے سے نئے مواقع سامنے آئے۔لیکن یہی انٹرنیٹ کا غلط استعمال حیاسوز مناظر کی شکل میں سامنے آرہا ہے۔

ایسے گمراہ کن راہ اعتدال سے بھٹکے ہوئے انسان کے لئے قرآن مجید ہی واحد رحمت کی چھاؤں ہے لیکن بدقسمتی سے آج مسلمان جو حامل قرآن تھے وہ خود قرآن مجید کی اصل تعلیمات سے منحرف ہورہے ہیں۔''گوگل'' کی ایک رپورٹ میں فحش مناظر دیکھنے والے ممالک کی ایک فہرست سامنے آئی ہے ایسے جنون کے ۱۰ ممالک میں ۸ مسلم ممالک تھے جن ممالک نے دنیا کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دینا تھا وہ خود اس سیلاب میں بہہ گئے۔

آج صرف اور صرف نجات کا ایک ہی حصار ہے اور وہ امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی اطاعت و بیعت کا حصار ہے۔اس گھر میں داخل ہوکر ہر قسم کے فتنوں سے انسان محفوظ ہوسکتا ہے کیونکہ ایمان کا دوبارہ قیام اور ثریا سے واپسی مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ہی وابستہ ہے۔امام الزمان نے غافل اور بے پرواعوام الناس اور خصوصاً مسلمانوں کومخاطب کرکے فرمایا:

''سب سے سیدھا اور بڑا ذریعہ جوانوار یقین اور تواتر سے بھرا ہوا ہے اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کیلئے کامل راہنما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کا متکفل ہوکر آیا ہے۔جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزار ہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمتی جواہر اپنے اندر رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کرسکتے ہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۱)

احمدیہ مسلم جماعت کی تقریباً سوا سو سال کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ بانی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اشاعت علوم قرآن کی تڑپ کو جماعت نے خلفاء کرام کی بابرکت قیادت میں ساری دنیا میں پیش کیا ہے اور کررہی ہے۔ہر خلیفہ وقت نے جماعت کو بار بار قرآن کریم سے مضبوط سے مضبوط تر رشتہ قائم کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔اور عشق قرآن اور محبت قرآن کا اپنا ذاتی نمونہ ساری جماعت کے سامنے پیش کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات سے متاثر ہوکر اپنے قلبی جذبات و احساسات یوں بیان فرماتے ہیں:۔

''میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دنیا کی دل رُبا راحت بخش لذت دینے والی جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو نہیں دیکھی۔۔۔میں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر،میری مطالعہ پسند طبیعت،کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کیلئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔وہ کونسی کتاب ذالك الكتاب لا ريب فيهِ کیسا پیارا نام ہے میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا ایسی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے گی۔طبیعت اُکتانے کے بجائے چاہے گی کہ اور وقت اس پر صرف کرو۔عمل کرنے کیلئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان،یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں''۔(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ صفحہ ۱۶ بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قرآن مجید سے محبت کی شاہکار تصنیف ''تفسیر کبیر'' اور ''تفسیر صغیر'' کے نام سے ہمارے سامنے موجود ہے۔آپ کی جملہ کتب جو کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔قرآن مجید کے حقائق و معارف کا بیش قیمتی سمندر ہیں۔آپ کے درس القرآن سے ایک زمانہ نے فیض حاصل کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو قرآن کریم کا عشق اپنے بزرگ والد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور اپنے دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ورثہ میں ملا تھا۔آپؒ نے بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سب سے پہلے باقاعدہ واقف زندگی کا اعزاز حاصل کرکے ساری عمر قرآن کی خدمت میں کوشاں رہے۔

آپ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالتے ہی تعلیم القرآن کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

''خلیفہ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا اور نگرانی کرنے والا ہو''۔ (الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ بحوالہ خطبات ناصر جلد ۲۹۸)

چنانچہ آپ نے تمام جماعت کو علوم قرآن سے بہرہ ور کرنے کیلئے ناظرہ قرآن کریم سکھانے کا منصوبہ رکھا۔ پھر حضورؒ نے قرآن کی برکتوں عظمتوں اور روحانی تاثیرات پر مشتمل خطبات جمعہ کا ایک سلسلہ شروع کیا جو ۲۴ جون تا ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ جاری رہا۔تعلیم القرآن کو مزید منظّم کرنے کیلئے حضور نے ۱۹۶۶ء میں تعلیم القرآن و وقف عارضی کی سکیم کا اجراء فرمایا اور بے شمار احباب نے اس کے ذریعہ قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ سیکھا اور روحانی پاکیزگی حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی اشاعت دنیا کی مختلف زبانوں میں زیادہ سے زیادہ کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔الحمدللہ آپؒ کے عہد مبارک میں دنیا کی کئی نئی زبانوں میں قرآن مجید کا پہلی بار ترجمہ کرنے کی جماعت کو توفیق ملی۔آپؒ کے رمضان المبارک کے درس القرآن و ترجمۃ القرآن اپنی شان کے منفرد درس و ترجمہ ہیں۔

ہمارے پیارے آقا جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار احباب جماعت کو قرآن مجید سے وابستگی اور اس پر عمل کرنے کی ہدایات سے نوازا ہے۔

حضور احباب جماعت کو قرآن مجید کی تلاوت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو ہم میں پیدا کرنے کے لئے بہت کوشش فرمائی ہے اور آپؑ کے آنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ قرآنِ کریم کو دنیا میں ہر چیز سے اعلیٰ مقام دینے والے بنیں اور اسے وہ عزت دیں جس کے مقابلے میں کوئی اور چیز نہ ہو۔قرآنِ کریم کی عزت کو ہم صرف اس حد تک ہی نہ رکھیں جو عموماً غیر از جماعت کرتے ہیں کہ خوبصورت کپڑوں میں رکھ لیا،خوبصورت شیلف میں رکھ لیا،خوبصورت ڈبوں میں رکھ لیا۔قرآنِ کریم کی اصل عزت یہ ہے اور اس کی محبت یہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔اُس کے اوامر اور نواہی کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔جن چیزوں سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے اُن سے انسان رُک جائے اور جن کے کرنے کا حکم ہے اُن کو انجام دینے کے لئے اپنی تمام تر قوتوں اور استعدادوں کو استعمال کرے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی تلاوت کی جائے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیشمار جگہ اپنی کتب میں،اپنی مجالس میں،ملفوظات میں قرآنِ کریم کی اہمیت بیان فرمائی ہے اور ان باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ان توقعات کا ذکر فرمایا ہے جو ایک احمدی سے اور ایک بیعت کنندہ سے آپ کو ہیں۔

پس ہمیں اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے بھرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔اس بات کی ضرورت ہے کہ تلاوت کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پڑھیں تاکہ اُس کے احکام سمجھ میں آئیں۔گھروں میں بچوں کے سامنے قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے سمجھنے اور اس کے ترجمے کے تذکرے اور کوشش بھی ہو۔صرف تلاوت کی عادت نہ ڈالی جائے بلکہ ایسی مجلسیں ہوں جہاں قرآنِ کریم سے چھوٹی چھوٹی باتیں نکال کر بچوں کے سامنے بیان کی جائیں تاکہ اُن میں بھی شوق پیدا ہو''۔

(بدر ۲۳ فروری ۲۰۱۲ صفحہ ۷۔۸ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۲۰۱۱)

ایک بار ختم قرآن مجید اور آمین کروا کر قرآن مجید کی تلاوت میں سستی اور غفلت کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کروانے کے بعد پھر اُن کی دہرائی اور بچے کو مستقل قرآنِ کریم پڑھنے کی عادت ڈالنے کے لئے عموماً اتنا تردّد اور کوشش نہیں ہوتی جتنی ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کروانے کے لئے کی جاتی ہے۔۔۔پس اپنی فکریں صرف ایک دفعہ قرآنِ کریم ختم کروانے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ بعد میں بھی مستقل مزاجی سے اس کی نگرانی کی ضرورت ہے۔ یقیناً پہلی مرتبہ قرآنِ کریم پڑھانا اور ختم کروانا ایک بہت اہم کام ہے۔بعض مائیں چار پانچ سال کے بچوں کو قرآنِ کریم ختم کروا دیتی ہیں اور یقیناً یہ بڑا محنت طلب کام ہے۔لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مستقل مزاجی سے اسے جاری رکھنا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔(ایضاً)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو قرآن کریم کو سمجھ کر اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی پہلے سے بڑھ کر توفیق عطا فرمائے۔یہی چیز ہمیں اللہ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہوگی اور خدا تعالیٰ کی محبت میں اضافہ کرنے کا باعث ہوگی۔ ہر احمدی کا اوّل فرض ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر کمر بستہ ہوجائے۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔مَیں تمہیں سچ

(باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

شرائط بیعت کی دسویں شرط کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلقِ محبت واخوت کو اس معیار تک پہنچانا لازمی ہے جس کی مثال دنیا کے کسی رشتے میں نہ ملتی ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی حضور علیہ السلام سے غیر معمولی محبت اور اخوت کے تعلق کی نہایت خوبصورت اور روشن مثالوں کا روح پرور تذکرہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم قادیان اور مکرمہ نذر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سیف خان صاحب انڈیا کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 رمئی 2012ء بمطابق 11 رہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ یکم جون 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائطِ بیعت کی دسویں شرط میں اپنے سے تعلق اور محبت اور اخوت کو اُس معیار تک پہنچانا لازمی قرار دیا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی رشتے میں نہ ملتی ہو۔ یہ مقام آپ کی بیعت میں آنے کے بعد آپ کو دینا کیوں ضروری ہے؟ اس لئے کہ آپ ہی اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ عاشقِ صادق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ایمان کو ثریا سے زمین پر لے کے آئے۔ اسلامی تعلیم میں داخل ہونے والی بدعات کو دور فرما کر اسلام کی خالص اور چمکتی ہوئی تعلیم کو پھر سے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام اور مرتبے کی پہچان ہمیں کروائی اور بندے کو خدا تعالیٰ سے ملایا۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 65-64)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور عشق میں فنا ہونا آپ کا خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا اور پہنچانے کا باعث بنا۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کو بھی اپنے تک پہنچنے کے ذریعہ میں شامل فرما کر آپ علیہ السلام سے تعلق اور محبت کو اور اخوت کے رشتے کو ضروری قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بھی محبت کے وہ نظارے دکھائے جس نے آخرین کو اولین سے ملا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے بارے میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اُس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اُس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اُس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اُس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اُس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 65)

پس یہ مقام اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا۔ اِس وقت میں آپ علیہ السلام سے سچی محبت کرنے والوں کے، آپ سے عشق کا تعلق رکھنے والوں کے کچھ واقعات پیش کروں گا۔

حضرت اللہ یار صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور کے ساتھ میری ملاقات بہت دفعہ ہمیشہ ہوتی رہی اور مجھے شوق تھا کہ حضور کو ہاتھوں سے دبایا کرتا تھا۔ الہام اور حضور کا کلام پاک سنا کرتا تھا (یعنی مجالس میں بیٹھ کے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض الہامات وغیرہ کا ذکر فرماتے تھے تو اُن کو سنا کرتا تھا)۔ اسی شوق میں مَیں قادیان ہجرت کر کے آیا (کہ ہمیشہ یہ باتیں سنتا رہوں) تو یہاں آ کر لکڑی وغیرہ کا کام شروع کیا (carpentary کا)۔ میرے پاس کافی روپیہ تھا جو کہ خرچ ہو گیا اور جو لے کے آیا تھا وہ بھی خرچ ہو گیا اور پاس کچھ نہ رہا۔ پھر کہتے ہیں میں نے ایک دن حلوہ بنا کر بیچنا شروع کیا اور حضور کے بیت الدعا کے نیچے پکارا کہ تازہ حلوہ۔ حضرت امّ المؤمنین نے میری آوازوں کو سن لیا اور جانتی بھی تھیں۔ تو کہتی ہیں یہ ٹھیکیدار نے کیا کام شروع کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ''پروانے شمع پر گرتے ہیں اور کیا کریں؟'' یہ اسی کام کے لئے یہاں آیا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو انہوں نے گزارے کے لئے کرنا ہے۔ تو حضرت امّ المؤمنین نے فرمایا کہ ٹھیکیدار ہے۔ (شاید ان کے زمانے میں ٹھیکیداروں کے پاس گدھے تھے۔ جن سے سامان ادھر اُدھر لے جایا جاتا تھا کہ) گدھے لے کر باہر کیوں نہیں چلا جاتا؟ حضور نے فرمایا کہ وہ گدھے والا نہیں ہے۔ تو حضرت امّاں جان نے فرمایا کہ کسی کی نوکری کر لے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اتنا پڑھا لکھا بھی نہیں ہے۔ خیر یہ گفتگو ہوتی رہی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ لکڑی کا کام ہی جانتا ہے وہی کر سکتا ہے۔ اُس میں خدا برکت دے۔ کہتے ہیں: مَیں نیچے یہ ساری باتیں سُن رہا تھا۔ اس کے بعد حضور نے مجھے بلایا کہ آپ کے پاس کچھ لکڑی ہے؟ تو مَیں نے عرض کی بیری کی ہے۔ پیپل کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مہمان خانے کے لئے چارپائیوں کے پائے چاہئیں۔ کیا پائے بن جاویں گے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اُسی وقت ایک مختار جو حضور کا تھا، اُس نے کہا کہ پیپل کے پائے زیادہ دیر نہیں چلتے۔ حضور نے فرمایا کہ جس کے لئے بنوانے ہیں وہ خود پیپل پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے بیکار پیدا نہیں کیا اور مجھے بیس جوڑی کا حکم دیا۔ (یعنی کسی کارکن نے کہا کہ نہ بنوائیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ جو ہے بنا دو۔ یعنی دونوں طرف سے یہ تعلق قائم تھا۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 5 صفحہ 53-52 روایت حضرت اللہ یار صاحبؓ)

پھر حضرت ملک خان صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں 1902ء میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قادیان دارالامان میں آیا۔ یہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ جب ہم آئے، اُسی دن بیعت کی یا دوسرے دن۔ ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد ہم بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ حضرت شہید مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے اور پھر دوسرے نمبر پر خاکسار نے ہاتھ رکھے۔ بیعت کرنے کے بعد اس خاکسار نے غالباً دو تین یوم قادیان دارالامان میں گزارے ہوں گے کہ شہید مرحوم نے مجھے فرمایا کہ مَیں نے رؤیا دیکھی ہے کہ آپ کو خوست کے حاکم تکلیف دیں گے۔ اس لئے تم فوراً واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ میں دو تین یوم بعد واپس چلا گیا۔ میرے ساتھ ایک مُلّا سپین گل صاحب بھی واپس چلے گئے۔ شہید مرحوم ہمیشہ فرمایا کرتے تھے (حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا یہ واقعہ ہے جو آپ سے عشق کا یہ بیان فرما رہے ہیں کہتے ہیں کہ فرمایا کرتے تھے) مَیں نے اپنے سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔ یہ محض خداوند تعالیٰ کا فضل ہے۔ یعنی صاحبزادہ صاحب اپنے آپ کو فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے سے بڑا اس وقت تک کوئی عالم نہیں دیکھا ورنہ میں اُس کے پاؤں چومتا۔ چنانچہ کہتے ہیں جب یہاں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تو کہتے ہیں۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے شہید مرحوم کو دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں مبارک چومے۔ اس طرح جو فرمایا تھا اُس کی تصدیق فرمائی۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 5 صفحہ 82 روایت حضرت ملک خان صاحبؓ)

حضرت مولوی سکندر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن قادیان میں آ کر رہنے سے پہلے بندہ یہاں آیا ہوا تھا۔ (یہ مستقل رہائش سے پہلے ایک دن یہاں آئے تھے) صبح سیر کے لئے حضرت اقدس تشریف لے گئے تو بندہ بھی ساتھ ہو لیا۔ کہتے ہیں بھینی بھانگر کے مقابلے پر بسراواں والے راستے جا رہے تھے کہ راستے میں جناب نے فرمایا کہ جو لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوڑ نہیں سکتے، جن کے چھوڑنے سے کوئی ناراض نہیں ہوتا، جیسے حقہ نوشی، افیم، بھنگ، چرس وغیرہ تو ایسا آدمی بڑی باتوں کو کس طرح چھوڑ سکے گا جس کے چھوڑنے سے ماں

باپ، بھائی برادر، دوست، آشنا ناراض ہوں۔ جیسے مذہب کی تبدیلی۔ (یعنی احمدیت قبول کرنا کس طرح برداشت کریں گے۔اس کے بعد تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں) اگران چھوٹی تکلیفوں کو برداشت نہیں کرسکتے تو بڑی تکلیفیں کس طرح برداشت کروگے؟ کہتے ہیں کہ بندہ اُس وقت حُقّہ پیا کرتا تھا۔اسی جگہ سنتے ہی قسم کھالی کہ حُقّہ نہیں پیوں گا تو اس طرح حقہ چھوٹ گیا۔ پہلے مَیں زور لگا چکا تھا اور نہیں چھوٹا تھا۔(تو یہ وہ تعلق اور محبت تھی جس نے مجبور کیا کہ اس برائی سے جان چھٹ گئی)۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 19-18 روایت مولوی سکندر علی صاحب ؓ)

حضرت شکر الٰہی صاحب احمدی بیان کرتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ابھی بچہ تھا،عمر تقریباً بارہ یا تیرہ سال کی ہوگی۔ دین سے بالکل بے بہرہ تھا۔ غالباً پرائمری کی کسی جماعت میں گورداسپور ہائی سکول میں تعلیم پایا کرتا تھا۔اُس وقت مولوی عبدالکریم مخالف پارٹی کا مقدمہ تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحاب کے ساتھ ہائی سکول کے شمال کی جانب بالکل متصل تالاب تحصیل والے کے رونق افروز ہوا کرتے تھے اور خاکسار مدرسہ چھوڑ کر آپ کی رہائش کے پاس کھڑا رہتا تھا اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا رہتا تھا۔ایک آپ کے عاشقِ صادق کا نام بچہ ہونے کے باعث مَیں نہیں جانتا،لیکن یہ کہتے ہیں اس بات پہ مجھے حیرت تھی کہ ایسے ایک عاشقِ صادق تھے آپ کے کہ اُن کے دائیں ہاتھ میں بڑا پنکھا پکڑا ہوا ہوتا تھا اور بڑے زور سے ہلاتے رہتے تھے۔(دیر تک کھڑا رہتا،اُن کو دیکھتا رہتا اور پنکھا اسی ہاتھ میں رہتا اور وہ چلاتے رہتے۔ حیران ہوتا کہ ہاتھ تھکتے نہیں ہیں)۔ ہلاتے بھی آہستہ نہ تھے بلکہ بڑے زور سے جیسے بجلی کے کرنٹ زور سے ہلاتی ہے۔ کیونکہ موسم گرمیوں کا تھا۔دوبارہ سہ بارآتا اور اُسی صاحب کو دیکھتا رہتا کہ کیا جادو ہے۔ پنکھا بڑا ہے اور سارا دن ایک ہی ہاتھ سے ہلا رہے ہیں۔مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وہ سچے عاشق تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 113 روایت شکر الٰہی صاحب)

حضرت مدد خان صاحب ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اپنے وطن میں رمضان المبارک کے مہینے میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس دفعہ قادیان میں جاکر روزے رکھوں اور عید وہیں پڑھ کر پھر اپنی ملازمت پر جاؤں۔اُن دنوں مَیں ابھی نیا نیا ہی فوج میں جمعدار بھرتی ہوا تھا۔(یہ فوج میں جونیئر کمیشن افسر کا ایک رینک ہوتا تھا) تو میری اس وقت ہر چند یہی خواہش تھی کہ اپنی ملازمت پر جانے سے پہلے میں قادیان جاؤں تا حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار حاصل کرسکوں اور دوبارہ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں۔ کیونکہ میری پہلے بیعت 1895ء یا 96ء کی تھی۔ کہتے ہیں یہ بیعت جو تھی وہ ڈاک کے ذریعے ہوئی تھی۔ نیز میرا اُن دنوں قادیان میں آنے کا پہلا موقع تھا اس لئے بھی میرے دل میں غالب خواہش پیدا ہوئی کہ ہونہ ہو ضرور اس موقع پر حضور کا دیدار کیا جائے۔ اگر ملازمت پر چلا گیا تو پھر خدا جانے حضور کو دیکھنے کا شاید موقع ملے یا نہ ملے۔لہٰذا یہی ارادہ کیا کہ پہلے قادیان ہی چلا جاؤں اور حضور کو دیکھ آؤں اور بعدہٗ وہاں سے واپس آکر اپنی ملازمت پر چلا جاؤں۔ مَیں قادیان کو جان کر یہاں آیا لیکن جونہی یہاں آکر میں نے حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا تو میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مجھ کو ساری ریاست کشمیر بھی مل جائے تو بھی مَیں آپ کو چھوڑ کر قادیان سے باہر ہرگز نہ جاؤں۔ یہ محض آپ کی کشش تھی جو مجھے واپس نہ جانے پر مجبور کر رہی تھی۔ میرے لئے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر قادیان سے باہر جانا بہت دشوار ہوگیا۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کو دیکھتے ہی سب کچھ بھول گیا۔میرے دل میں بس یہی ایک خیال پیدا ہوگیا کہ اگر باہر کہیں تیری تنخواہ ہزار روپیہ بھی ہوگئی تو کیا ہوگا؟ لیکن تیرے باہر چلے جانے پر پھر تجھ کو یہ نورانی اور مبارک چہرہ ہرگز نظر نہ آئے گا۔ مَیں نے اس خیال پر اپنے وطن کو جانا ترک کردیا اور یہی خیال کیا کہ اگر آج یا کل تیری موت آجائے تو حضور ضرور ہی تیرا جنازہ پڑھائیں گے جن سے تیرا بیڑا پار ہوجائے گا۔اور اللہ بھی راضی ہوجائے گا۔اور قادیان میں ہی رہنے کا ارادہ کرلیا۔ میرا یہاں پر ہر روز کا یہی معمول ہوگیا کہ ہر روز ایک لفافہ دعا کے لئے حضور کی خدمت میں آپ کے در پر جاکر کسی کے ہاتھ بھجوا دیا کرتا مگر دل میں یہی خطرہ رہتا کہ کہیں حضور میرے اس عمل سے ناراض نہ ہوجائیں اور اپنے دل میں یہ محسوس نہ کریں کہ ہر وقت ہی تنگ کرتا رہتا ہے۔لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا۔ وہ اس لئے کہ ایک روز حضور نے مجھے تحریراً جواب میں فرمایا کہ آپ نے بہت ہی اچھا رویہ اختیار کرلیا ہے کہ مجھے یاد کراتے رہتے ہو جس پر میں بھی آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ انشاء اللہ پھر بھی کرتا رہوں گا‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ ؓ غیر مطبوعہ جلد 4 صفحہ 96-95 روایت مدد خان صاحب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضرت محمد اسماعیل صاحب ؓ ولد مولوی جمال الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مَیں قریباً بیس سال کا تھا کہ گورداسپور میں کرم دین جہلمی ...... کے مقدمے کا حکم سنایا جانا تھا۔ میں ایک دن پہلے اپنے گاؤں سے وہاں پہنچ گیا۔ وہاں پر ایک کوٹھی میں حضور علیہ السلام بھی اترے ہوئے تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ادھر کے ایک کمرے میں بیٹھے تھے اور وہاں پر میرے والد صاحب میاں جمال الدین صاحب، میاں امام الدین صاحب سیکھوانی اور چوہدری عبدالعزیز صاحب بھی موجود تھے۔ میں نے جاکر حضور کو پنکھا جھلنا شروع کردیا۔ حضور نے میری طرف دیکھا اور میرے والد میاں جمال الدین صاحب کی طرف اشارہ کرکے مسکرا کر فرمایا کہ میاں اسماعیل نے بھی آکر ثواب میں سے حصہ لے لیا۔ حضور کا معمولی اور ادنیٰ خدمت سے خوش ہو جانا اب بھی مجھے یاد آتا ہے تو طبیعت میں سرور پیدا ہوتا ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ ؓ غیر مطبوعہ جلد 4 صفحہ 150 روایت محمد اسماعیل صاحب)

حضرت شیخ اصغر علی صاحب ؓ بیان کرتے ہیں کہ عام طور پر حضرت اقدس علیہ السلام سے جب باہر سے آئے ہوئے دوست واپسی کی اجازت طلب کرتے تو بار بار آپ اُن کو جلدی جلدی آتے رہنے کی تاکید فرماتے اور بعض وقت فرمایا کرتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔ ایسے اصحاب کو جن کے متعلق حضور انور کو خیال ہوتا کہ وہ ابھی اور ٹھہرنے کی گنجائش رکھتے ہیں۔ (ہر ایک کو نہیں کہتے تھے، جن کے بارہ میں خیال تھا کہ یہ ٹھہر سکتے ہیں اُن کو فرماتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔) گویا دوستوں کو حضور انور سے جدا ہونا بہت شاق گزرتا تھا۔ ہر ایک دوست کو رخصت ہونے سے پہلے مصافحہ کرنے کی تاکید ہوتی تھی اور سب دوست مصافحہ کرکے اور اجازت حاصل کرکے واپس ہوا کرتے تھے۔ خواہ کتنی بھی دیر ہوجائے۔ مصافحہ کرکے اجازت حاصل کئے بغیر جانا جہاں تک مجھ کو علم ہے کبھی کسی کا نہیں ہوتا تھا۔ بعض دوستوں کے ساتھ ایسا واقعہ بھی ہوا کہ مصافحہ کی باری بہت دیر سے آئی اور جب روانہ ہوئے تو اُنہیں امید نہ تھی کہ وہ اسٹیشن پر گاڑی کے وقت پہنچ سکیں گے لیکن الٰہی تصرف سے حضور انور کی دعاؤں کی برکت سے کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ گاڑی دیر سے بٹالہ پہنچی اور گاڑی پر چڑھ گئے۔ پھر اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ خود میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ ہم دیر سے چلے اور اس روز یکّہ بھی نہ ملا۔ ہم چند بھائی تھے سب پیدل روانہ ہوئے۔ شاید ان دنوں چھ بجے کے قریب گاڑی بٹالہ آیا کرتی تھی اس پر سوار ہونے کا خیال تھا مگر بہت کم وقت معلوم ہوتا تھا۔ دعائیں بھی کرتے رہے اور خوب تیز رفتار چلے حتّٰی کہ کچھ راستہ دوڑتے بھی کاٹا۔ اللہ تعالیٰ نے خوب ہمت دی اور جب ہم تحصیل کے قریب والے حصہ میں پہنچے اور پتہ کیا تو پتہ لگا کہ گاڑی ابھی نہیں آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب آئی تو ہم آرام سے سوار ہوئے۔ یہ محض حضرت اقدس کی توجہ کی برکت تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ ؓ غیر مطبوعہ جلد 4 صفحہ 171، 172 روایت شیخ اصغر علی صاحب)

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب ؓ ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ فرماتے ہیں: خاکسار کی عادت تھی کہ جب کبھی بھی خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملتا یا حضور کا لیکچر سنتا تو خاکسار کاپی پینسل اپنے پاس رکھتا اور جب دیکھتا کہ حضور نے کوئی بات فرمائی ہے جو خاکسار کے نزدیک قابل عمل اور زندگی کے لئے مفید اور ضروری ہے تو خاکسار فوراً اُس کو اُس میں درج کرلیتا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 71 روایت حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب ؓ)

حضرت اللہ دتہ صاحب ؓ ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحب فرماتے ہیں کہ: غالباً 1901ء یا 1902ء میں ایک نواب صاحب مع اپنے خادمان کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی خدمت میں قادیان آئے۔ ایک دن جبکہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی خدمت میں حاضر تھا، نواب صاحب کے دو اہلکار ایک سکھ اور ایک مسلمان آئے اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقے میں وائسرائے آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات سے واقف ہیں۔ نواب صاحب کا منشاء ہے کہ چند روز کے لئے حضورؓ ان کے ہمراہ چلیں (یعنی خلیفہ اوّل کو کہا)۔ انہوں نے (حضرت مولانا نورالدین صاحب حضرت خلیفہ اوّل ؓ نے) فرمایا کہ مَیں اپنی جان کا آپ مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اُس سے پوچھو۔ چنانچہ ظہر کے وقت میں مسجد مبارک میں ان ملازمین نے حضرت نبی اللہ ؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں ڈالیں انکار نہیں کریں گے۔ پانی میں ڈبوئیں تو انکار نہیں کریں گے۔ لیکن اُن کے وجود سے یہاں ہزاروں انسانوں کو فیض پہنچتا ہے۔ ایک دنیادار کی خاطر ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اتنے فیضان بند کردیں۔ اگر ان کو (یعنی جو نواب صاحب تھے) زندگی کی ضرورت ہے تو یہاں رہ کر علاج کرائیں‘‘ اور یہ نہیں ہے کہ وائسرائے صاحب آرہے ہیں تو ان کی طرف چلے جاؤ، کیونکہ یہاں غریبوں کا فائدہ ہو رہا ہے اس لئے اولیت غرباء کی ہے۔ (آگے یہ حضرت خلیفہ اوّل کا اس پر جو ردّ عمل، اظہار تھا وہ روایت کرتے ہیں۔ ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اظہار تھا کہ پانی میں ڈالوں، آگ میں ڈالوں تو کود جائیں گے۔ خلیفہ اوّل کے اظہار کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں کہ) اُسی دن بعدہٗ صلوٰۃ عصر حضرت خلیفہ اول ؓ درس قرآن کے وقت فرمانے لگے (نمازِ عصر کے بعد جو درسِ قرآن تھا اُس میں فرمانے لگے) کہ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ مجھ سے بولا تک نہیں جاتا۔ ایک میرا آقا ہے۔ مجھے ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ وہ مجھ سے خوش ہوجائے۔ آج کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ وہ میری نسبت ایسا خیال رکھتا ہے کہ اگر میں نورالدین کو آگ میں ڈالوں تو انکار نہیں کرے گا۔ پانی

میں ڈبوؤں تو انکار نہیں کرے گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 398-397 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر)

حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ماسٹر اللہ دتہ صاحب ریٹائرڈ سکول ماسٹر حال قادیان محلہ دارالرحمت نے جبکہ وہ گوجرانوالہ میں قلعہ دیدار سنگھ (سکول) میں نائب مدرس تھے، مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ قادیان میں مَیں گیا ہوا تھا تو مسجد مبارک میں حضور علیہ السلام احباب میں تشریف فرما تھے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی وہاں پر موجود تھے۔ حضور نے اُن کی طرف (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت حکیم مولانا نورالدین کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ شخص میرا سچا عاشق ہے۔ اس کے بعد جب مسجد سے باہر آئے تو مولوی صاحب نے چوک میں وعظ کے رنگ میں بیان کیا کہ جس شخص کو اُس کا معشوق یہ کہہ دے کہ میرا یہ عاشق ہے اس کو اور کیا چاہئے؟۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 26۔ روایت حضرت ماسٹر ودھاوے خاں صاحبؓ)

حضرت ماسٹر مولا بخش صاحبؓ ولد عمر بخش صاحب فرماتے ہیں: ایک دفعہ یہاں (قادیان) آیا ہوا تھا۔ تعطیلات کے دو تین دن باقی تھے۔ میں حضور سے اجازت لے کر روانہ ہو کر جب خاکروبوں کے محلے کے باہر بٹالہ کے راستے پر چلا گیا تو آگے جانے کو دل نہ چاہا۔ وہیں کھیت میں بیٹھ گیا اور چلّا چلّا کر زار وزار رویا اور واپس آ گیا۔ (جانے کو دل نہیں کر رہا تھا، ایک بے چینی تھی اور بہرحال بیٹھ کر رو کے وہیں سے واپس آ گیا) موسمی تعطیلات ختم کر کے پھر گیا۔ یہ حضور کی محبت کا اثر تھا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 146-147 روایت حضرت ماسٹر مولا بخش صاحبؓ)

حضرت مولوی محب الرحمن صاحب بیان فرماتے ہیں کہ: مَیں حضرت والد صاحب کے ہمراہ ننانوے (1899ء میں) قادیان گیا۔ بٹالہ سے یکّے پر سوار ہو کر ہم قادیان پہنچے، جس وقت یکّہ مہمان خانے کے دروازے پر پہنچا تو والد صاحب یکّہ پر سے کود کر بھاگتے ہوئے چلے گئے۔ یکّے والے نے اسباب باہر نکالا (سامان نکالا) اور مَیں وہاں حیران کھڑا تھا کہ والد صاحب خلافِ عادت اس طرح کود کر بھاگ گئے ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ تھوڑے عرصے میں حافظ حامد علی صاحب باہر آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ اسباب میاں حبیب الرحمن صاحب کا ہے؟ مجھ سے ہاں میں جواب سن کر وہ اسباب مہمان خانے میں لے گئے اور مَیں بھی ساتھ چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد والد صاحب واپس تشریف لے آئے۔ اگلے روز صبح کو بعد نماز فجر والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان پر لے گئے۔ کمرے کے دروازے پر پہنچنے پر حضرت صاحب نے دروازہ خود کھولا۔ ہم اندر کمرے میں داخل ہوئے جو بیت الفکر کے ساتھ والا کمرہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تخت پوش پر جس کے سامنے ایک میز رکھی تھی اور اس پر بہت ساری کتابیں تھیں، وہاں تشریف فرما ہوئے۔ ہم دونوں ایک چارپائی پر بیٹھ گئے جو قریب میں ہی تھی۔ والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بہت دیر تک باتیں کیں۔ اس کے بعد والد صاحب نے عرض کیا کہ میں محب الرحمن کو بیعت کے لئے لایا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اس کی تو بیعت ہی ہے۔ (یعنی باپ نے کر لی تو اُس کے ساتھ ہی بچے بھی شامل ہو گئے، اس لئے بیعت تو پہلے ہی ہے) والد صاحب نے عرض کیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ بیعت کر لے تو دعاؤں میں شامل ہو جائے گا۔ فرمایا اچھا آج شام کو بیعت لے لیں گے۔ چنانچہ اُس دن شام کو بعد نماز مغرب خاکسار نے اور بھی بہت دوستوں کے ساتھ بیعت کی۔ بیعت کرنے کے بعد پھر ایک نیا احساس پیدا ہوا ہے۔ کہتے ہیں اُس وقت مَیں سمجھا کہ والد اُس روز جس دن ہم پہنچے تھے، یکّے سے والہانہ طریق پر اتر کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے ہی گئے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ یہ عشق و محبت تھا جس نے انہیں بے چین کیا اور اترتے ہی سیدھے حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ والد صاحب کا معمول تھا کہ قادیان پہنچتے ہی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور روزمرہ صبح کے وقت بھی علیحدگی میں حاضر خدمت ہوتے تھے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 85-84 روایت مولوی محب الرحمٰن صاحبؓ)

حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ میرے لڑکے عبدالمجید نے جس کی عمر اس وقت قریباً چار برس کی تھی۔ اس بات پر اصرار کیا کہ میں نے حضرت صاحب کو چمٹ کر یعنی ''جپھی'' ڈال کر ملنا ہے۔ اُس نے مغرب کے وقت سے لے کر صبح تک یہ ضد جاری رکھی اور ہمیں رات کو بہت تنگ کیا۔ صبح اُٹھ کر پہلی گاڑی میں اُسے لے کر بٹالہ پہنچا اور وہاں سے ٹانگے پر ہم قادیان گئے اور جاتے ہی حضرت صاحب کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ عبدالمجید آپ کو ملنا چاہتا ہے۔ گلے ملنا چاہتا ہے یا ''جپھی'' ڈالنا چاہتا ہے۔ (چھوٹا سا بچہ ہی تھا۔ چار سال عمر تھی) حضورؑ اس موقع پر باہر تشریف لائے اور عبدالمجید آپ کی ٹانگوں کو چمٹ گیا اور اس طرح اُس نے ملاقات کی اور پھر وہ چار سال کا بچہ کہنے لگا کہ ''ہن ٹھنڈ پے گئی اے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 12 روایت حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالغفار صاحب جرّاحؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت صاحب سیڑھیوں سے تشریف لائے اور احمدیہ چوک میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ حضور نے اپنی سوٹی کمر کے ساتھ لگا کر اُس پر ٹیک لگائی۔ مَیں اُس وقت حضرت خلیفہ اول کے شفا خانے پر کھڑا تھا۔ مَیں نے حضور کو دیکھ کر اپنے والد صاحب کو کہا کہ بابا! حضرت صاحب آ گئے۔ والد صاحب نے کہا: اونچے مت بولو۔ لوگ آواز سن کر دوڑ آئیں گے اور جمگھٹا ہو جائے گا اور ہمیں حضور کی باتیں سننے کا لطف نہیں آئے گا۔ (یہ بھی عشق و محبت کی باتیں ہیں کہ ہمارے درمیان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان اور لوگ حائل نہ ہو جائیں یا زیادہ لوگ نہ آ جائیں، یا اتنے لوگ پہلے ہی اکٹھے ہو جائیں کہ ہم اُن تک پہنچ نہ سکیں)۔ چنانچہ کہتے ہیں وہ اٹھے۔ حضور سے مصافحہ کیا۔ حضرت صاحب نے میرے والد صاحب کو کہا کہ میاں غلام رسول! کوئی امرتسر کی باتیں بتائیے۔ والد صاحب نے کہا کہ حضور! لوگ درمیان میں اور باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ (جب مَیں غریب آدمی بولنا شروع کروں گا تو اَور لوگ آ جائیں گے۔ دوسری باتیں شروع کر دیں گے۔ میری باتیں بیچ میں رہ جائیں گی) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج تمہاری ہی بات ہو گی اور کسی کی نہیں ہو گی۔ حضور اُس دن جس طرف محلہ دارالانوار ہے، سیر کے لئے تشریف لے گئے، جہاں اب حضرت صاحب کی کوٹھی بھی ہے۔ جب وہاں پہنچے تو خواجہ کمال الدین صاحب کے سسر خلیفہ رجب الدین صاحب نے کشمیری زبان میں کہا کہ اب خاموش ہو جاؤ۔ ہم نے بھی باتیں کرنی ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آج میاں غلام رسول کی بات ہو گی اور کسی کی نہیں ہو گی۔ اُن کو بھی چپ کرا دیا اور باتیں مُلّانوں کے متعلق ہوتی رہی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ والد صاحب نے سنایا کہ میں حضور کے ساتھ امرتسر کے ایک مُلّاں کی بات کر رہا تھا کہ اُس نے مجھے کہا کہ تم مرزا صاحب کو چھوڑ دو۔ ہم تمہیں بہت سا روپیہ جمع کر دیں گے۔ مگر مَیں نے کہا (سوچ ہے ناں، انہوں نے جواب دیا) کہ فلاں سوداگر نے ایک عورت رکھی ہوئی ہے مگر وہ اُس عورت کو نہیں چھوڑ سکتا تو مَیں خدا کے نبی کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 40-39۔ روایت حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراحؓ)

(یعنی دنیادار اپنے دنیاوی عشق کی خاطر دنیا بھی برباد کر رہا ہے اور آخرت بھی برباد کر رہا ہے۔ بدنامی بھی ہو رہی ہے تو مَیں تو خدا کی محبت کی خاطر خدا کے نبی کے تعلق اور عشق میں گرفتار ہوں، اس کو کس طرح چھوڑ دوں۔ اسی سے تو میری دنیا بھی سنورنی ہے اور میری آخرت بھی سنورنی ہے)۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک میرے بھائی مہر علی صاحب آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ وہ بیمار ہو گئے۔ چھ ماہ تک دست آتے رہے۔ ہم علاج کرتے رہے۔ جب کوئی افاقہ نہ ہوا اور ہم بالکل ناامید ہو گئے تو اُس کو قادیان لے آئے۔ حضرت صاحب کو الہام ہو چکا تھا کہ مَیں اس جگہ ایک پیارے بچے کا جنازہ پڑھوں گا اور حضور اس الہام کو اپنے بچوں میں سے ہی کسی ایک کے متعلق سمجھا کرتے تھے۔ مگر مہر علی کو یہاں لایا گیا تو حضور نے اُس کا مہینہ ڈیڑھ مہینہ علاج کیا۔ کچھ ٹھیک ہو گیا مگر حضور کو الہام ہوا کہ یہ بچہ بچ نہیں سکے گا۔ اس پر آپ نے حافظ حامد علی کو کہا کہ اس بچے کو یعنی اپنے بھائی کو گھر لے جاؤ۔ یہ بچ نہیں سکے گا۔ اور اگر یہاں فوت ہوا تو تمہارے رشتہ داروں کو یہاں آنے کی تکلیف ہو گی۔ ہم نے ڈولی تیار کروائی۔ اُسے ڈولی میں بٹھایا اور بازار تک لے گئے۔ مگر اُس نے کہا کہ مَیں ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ بارہ تیرہ سال کا بچہ تھا۔ اُس بچے نے کہا کہ مرنا ہے تو یہیں مرنا ہے۔ مَیں تو مرزا صاحب کی خدمت میں ہی رہوں گا۔ اور اگر تم نے واپس نہ کیا تو میں چھلانگ لگا دوں گا جو مجھے اُٹھا کے لے جا رہے ہو۔ چنانچہ ہم اُسے واپس لائے اور حضرت صاحب کو اطلاع بھجوائی۔ فرمایا اچھا رہنے دو۔ یہ یہاں ہی فوت ہو گا۔ مگر یہ خیال رکھنا کہ چلتا پھرتا مرے گا۔ یہ نہ سمجھنا کہ بیمار ہو گا، لیٹا ہوا۔ اچانک وفات ہو جانی ہے۔ لیٹا ہوا نہیں مرے گا۔ جس دن اُس نے مرنا تھا۔ بازار چلا گیا اور دودھ پیا اور شام کے قریب گھر آیا۔ ماں کو کہنے لگا کہ ماں اب دیا گُل ہو چلا ہے۔ والدہ سمجھی کہتا ہے شام ہو گئی ہے۔ دیا جلاؤ۔ مگر اُس نے کہا کہ میرا مطلب یہ نہیں، یہ مطلب ہے۔ اُس کو بھی خبر پہنچ گئی تھی۔ والدہ نے اُسے کھڑے کھڑے چھاتی سے لگایا۔ مگر اُسی حالت میں اُس کی جان نکل گئی۔ حضرت صاحب نے جنازہ پڑھایا اور یہیں تدفین کی۔ کہتے ہیں جنازہ اس قدر لمبا پڑھایا کہ ہم لوگ تھک گئے۔ لوگ رو رہے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 67-66۔ روایت حضرت شیخ زین العابدین برادر حافظ حامد علی صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالرزاق صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ مَیں بڑی خواہش سے (وہ) مقدمہ سننے کے لئے (جو جہلم کا مشہور مقدمہ ہے) حضور کی تشریف آوری سے ایک دن پہلے جہلم پہنچ گیا۔ گاڑی کے آنے سے دو گھنٹے پیشتر سٹیشن پر پہنچ گیا تھا۔ میں نے سٹیشن پر نظارہ دیکھا ہے کہ دس دس فٹ پر پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ لوگوں دیواروں پر چڑھنے کی کوشش کرتے تھے مگر پولیس اندر نہیں جانے دیتی تھی۔ گاڑی آنے کے وقت

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

اس قدر ہجوم ہو گیا کہ آخر پولیس کامیاب نہ ہو سکی۔ تمام خلقت دیواریں پھاند کر اندر چلی گئی۔ جب حضرت صاحب گاڑی سے اترنے لگے تو ایک گلی باہر تک پولیس کی مدد سے احمدی دوستوں نے بنا دی۔ اس گلی میں سب سے پہلے چوہدری مولا بخش صاحب جو سیالکوٹ کے مشہور احمدی تھے گزرے اور گاڑی تک گئے۔ اُن کے بعد حضرت صاحب تشریف لے گئے اور ساتھ ہی مولوی عبداللطیف صاحب شہید کابل والے اور مولوی محمد احسن صاحب بھی تھے اور بند گاڑی میں بیٹھ گئے۔ گاڑی کا چلنا ہجوم کے سبب سے بہت ہی مشکل ہو گیا۔ اُس وقت غلام حیدر تحصیلدار نے بہت ہی محبت کے ساتھ انتظام شروع کیا۔ ایک تو پولیس کو انتظام کرنے کے لئے زور دیا اور دوسرے خلقت کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ وہ ہنٹر ہاتھ میں لے کر جلال کے ساتھ چکر لگا رہا تھا۔ ہمارا دل تو اس وقت غمگین تھا کہ خدا کرے حضور خیریت سے کوٹھی پر پہنچ جائیں۔ اُس وقت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی جو گاڑی کے آگے آگے ایک بیگ بغل میں دبائے ہوئے چل رہے تھے کسی وقت جوش میں آکر یہ بھی کہہ دیتے تھے۔ (کہتے ہیں مجھے واقعہ یاد ہے) کہ ’’کیڑی کے گھر نارائن آیا‘‘ حتی کہ حضرت صاحب کوٹھی پر پہنچ گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 159-158۔ روایت میاں عبدالرزاق صاحبؓ)

حضرت میاں وزیر محمد خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں جس روز آیا، ایک اور شخص بھی میرے ساتھ تھا جو یہاں آکر بیمار ہو گیا اور میں جو بیمار تھا تندرست ہو گیا۔ پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں چند لقمے کھاتا تھا اور وہ بھی ہضم نہ ہوتے تھے مگر یہاں آکر دو روٹی ایک رات میں کھا لیتا تھا۔ واپس امرتسر گیا۔ پھر وہی حالت ہو گئی۔ پہلی دفعہ جو حضرت صاحب کی زیارت ہوئی تو مسجد مبارک کے ساتھ کے چھوٹے کمرے میں وضو کر رہا تھا کہ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے۔ جونہی حضور کا چہرہ دیکھا تو عقل حیران ہو گئی اور خدا کے سچے بندوں کی سی حالت دیکھ کر بے خود ہو گیا۔ جمعہ کے دن میں کچھ ایسی حالت میں تھا کہ حضرت صاحب کے نزدیک کھڑے ہو کر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی۔ اُس وقت حضرت صاحب کی ایک توجہ ہوئی۔ اُس کے بعد میں بہت سخت رویا۔ (یعنی ایک نظر سے دیکھا، توجہ سے دیکھا، اُس کا ایسا اثر ہوا کہ مَیں بہت سخت رویا، نماز میں بھی اور نماز سے پہلے بھی۔) کہتے ہیں کہ صوفیاء کے مذہب میں یہ غسل کہلاتا ہے۔ عصر کے وقت جب حضور سے پھر ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا حضور! اب اچھا ہو گیا ہوں۔ پہلے وقت جب ہم قادیان آئے تو اُس وقت کوئی لنگر خانہ نہیں تھا۔ (یعنی پہلی دفعہ جب آئے ہیں) حضرت صاحب کے گھر سے روٹی اور اچار آیا، وہ کھایا۔ اُس وقت وہ کمرہ جس میں آجکل موٹر ہے اُس میں پریس تھا۔ مہمان بھی وہیں ٹھہر جاتے تھے۔ مَیں بھی وہیں ٹھہرا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 180-179۔ روایت میاں وزیر محمد خاں صاحبؓ)

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میر مہدی حسین فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے برف لینے کے لئے امرتسر بھیجا۔ راستے میں ریل میں بیٹھے ہوئے میں نے سر جو باہر نکالا تو میری ٹوپی جو ململ کی تھی، سر نکالنے سے اُڑ گئی۔ امرتسر سے میں جب برف لے کر واپس آیا تو میر ناصر نواب صاحب نے کہا کہ کیا تم کو کسی نے مارا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر ننگے سر کیوں ہو؟ میں نے کہا میری ٹوپی رستے میں اُڑ گئی ہے۔ انہوں نے جا کر حضرت صاحب سے ذکر کر دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہاں ہم ٹوپی دیں گے۔ مَیں نے پھر مطالبہ نہ کیا بلکہ ایک دو آنے کی ٹوپی خرید لی۔ (دو آنے میں ایک ٹوپی ملتی تھی وہ لے لی اور سر پر رکھ لی۔) کوئی چھ ماہ کے بعد حضرت صاحب نے ایک ٹوپی اور ایک الپاکا کا کوٹ اور ایک پاپوش عطا فرمائے۔ (الپاکا ایک جانور ہے ساؤتھ امریکہ میں ہوتا ہے جس کی اون سے بڑا نفیس عمدہ گرم کپڑا بنتا ہے تو اُس کا کوٹ اور ایک پاپوش، جوتی عطا فرمائی۔) کوٹ کو تو مَیں نے پہن لیا اور وہ جلدی پھٹ گیا اور ٹوپی میں نے سر پر رکھ لی۔ جوتی جو تھی مَیں نے اپنے والد صاحب کو پہنا دی۔ گھر جاتے ہوئے رستے میں ایک شخص ڈپٹی رینجر نے مجھے کہا کہ میر صاحب! آپ کے سر پر جو ٹوپی ہے وہ میلی ہو گئی ہے، میں آپ کو امرتسر سے نئی ٹوپی لا دیتا ہوں۔ میں نے کہا اس کے مرتبہ کی ٹوپی کہیں نہیں مل سکتی۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ کہنے لگا وہ کس طرح؟ میں نے کہا یہ مسیح پاک کے سر پر دو سال رہی ہے۔ اُس نے کہا اچھا۔ وہ نیک فطرت تھا۔ چنانچہ وہ بھی بعد میں پھر حضور کا مرید ہو گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 180-179۔ روایت میاں وزیر محمد خاں صاحبؓ)

حضرت مولوی عزیز دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جتنی دفعہ مجھے حضرت صاحب سے آکر ملاقات کا موقع ملا، قریباً پچاس ساٹھ یا ستر دفعہ کا واقعہ ہو گا۔ آتے ہی حضرت صاحب کے پاس اپنی پگڑی اتار کر رکھ دیتا تھا اور حضرت صاحب کے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر ملتا تھا اور جب تک میں ہاتھ نہیں چھوڑتا تھا حضرت صاحب نے کبھی ہاتھ کھینچنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ میری عمر اکاسی سال کی ہے، میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔ البتہ قادیان میں ہی ایک دو چوٹیں معمولی سی لگی ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 219-218۔ روایت مولوی عزیز دین صاحبؓ)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مسجد مبارک میں نماز سے فارغ ہو کر تشریف رکھتے تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہتی، کیونکہ ہم یہ جانتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نکات بیان فرما کر محبتِ الٰہی کے جام ہم پئیں گے اور ہمارے دلوں کے زنگ دور ہوں گے۔ سب چھوٹے بڑے ہمہ تن گوش ہو کر اپنے محبوب کے پیارے اور پاک منہ کی طرف شوق بھری نظروں سے دیکھا کرتے تھے کہ آپ اپنے رُخِ مبارک سے جو بیان فرمائیں گے اُسے اچھی طرح سُن لیں۔ یہ حال تھا آپ کے عشاق کا کہ آپ کی باتوں کو سننے سے کبھی ہم نہ تھکے اور حضرت اقدس کبھی اپنے دوستوں کی باتیں سننے سے نہ گھبراتے تھے اور نہ روکتے تھے۔ میں نے کبھی آپ کو سرگوشی سے باتیں کرتے نہیں دیکھا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 94 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

بدرالدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی۔ حضرت سراج بی بی صاحبہ دختر سید فقیر محمد صاحب افغان جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردوں میں سے تھے، اُن کی روایت بیان کرتے ہیں (چھوٹی بچیوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ محبت کیا تھی؟ اُس کا بیان ہو رہا ہے) کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود تنہا باغ میں اُس راستے پر چہل قدمی فرما رہے تھے جو آموں کے درختوں کے نیچے جنوباً شمالاً واقع ہے اور ایک کنویں کے متصل جو اَب متروک ہے ایک دروازے کے ذریعے جناب مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ میں کھلتا ہے۔ مَیں بھی حضور کے پیچھے پیچھے چلتی تھی۔ (باغ میں چہل قدمی ہو رہی تھی، سیر کر رہے تھے، ٹہل رہے تھے، میں بھی حضور کے پیچھے پیچھے چلتی تھی) اور جہاں جہاں حضور کا قدم پڑتا تھا بوجہ محبت کے اُنہی نقشوں پر مَیں بھی قدم رکھتی جاتی تھی۔ مجھے یہ پتہ تھا کہ ایسا کرنے میں برکت حاصل ہوتی ہے۔ کہتی ہیں میری آہٹ سن کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری طرف دیکھا اور پھر دوبارہ چلنا شروع کر دیا‘‘۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 317-316 روایت حضرت سراج بی بی صاحبہؓ بزبان بدرالدین احمد صاحب)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم سب بھی قادیان شریف سے دوستوں کے جلسہ پر جانے سے دوسرے روز ہی اپنے گھر کو واپس آ گئے۔ غالباً تین چار ماہ بعد یکا یک ہم لوگوں کو خبر لگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لاہور میں وصال ہو گیا ہے۔ میرے خسر قاضی زین العابدین صاحب اس خبر کو سن کر دیوانوں کی طرح ہو گئے۔ ہمیں کچھ نہ سوجھتا تھا۔ ہم اسی حالت میں سٹیشن سرہند پر پہنچے۔ وہاں ایک اسٹیشن کے بابو نور احمد صاحب سے قاضی صاحب نے کہا کہ آپ لاہور کو تار دے کر دریافت کریں کہ کیا واقعی وہ بات درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا ہے؟ ہماری ایسی حالت کو دیکھ کر بہت سے غیر احمدی ہمارے پیچھے ہنسی مذاق کرتے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ جو جس کے دل میں آتا تھا بکواس کرتا تھا۔ ہم غم کے مارے دیوانوں کی طرح پھر اپنے گھر کو آ گئے اور غیر احمدی بہت دور تک ہنسی مذاق کرتے ہوئے ہمارے پیچھے آئے۔ آخر جھک مار کر واپس چلے گئے۔ یہ واقعہ احمدی جماعت کے لئے بہت دردناک اور جان گھلا دینے والا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نورالدین صاحب منتخب ہوئے۔ ہم سب نے اپنی اپنی بیعت کے خطوط روانہ کر دیئے۔ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پر گئے تو جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹھے یا کھڑے دیکھا تھا، اُن جگہوں کو خالی دیکھ کر دل قابو سے نکلا جاتا تھا۔ ہر وقت آنکھیں پُرنم رہتی تھیں۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ہوا تھا جو آجکل کے جلسوں کو دیکھتے ہوئے معمولی سا جلسہ تھا۔ اس میں خواجہ کمال الدین صاحب، مرزا یعقوب بیگ صاحب، مولوی صدرالدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب پیش پیش نظر آتے تھے اور سب کی نظریں اُنہیں پر پڑتی تھیں۔ (یعنی جماعت کے افراد کی نظریں اُنہی پر پڑتی تھیں) واقعی اُس وقت سوائے اُن لوگوں کے کوئی دوسرا قابل نظر ہی نہیں آتا تھا اور یہی لوگ منتظم تھے۔ شروع جلسے پر پہلے تلاوتِ قرآن ہوئی۔ پھر ایک نظم برادرم منشی سراج الدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھی۔ پھر ایک نظم ایک شخص نے پڑھی۔ اُس کے بعد حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے تقریر کی۔ خلیفہ اول کے زمانے کی بات ہے۔ (خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد پہلے جلسے میں تقریر کی) اُس میں آپ نے بیان فرمایا کہ فرعون کے ظلم و ستم کی وجہ سے جو بنی اسرائیل کے آنسو نکلے تھے ایک دن وہ آنسو دریا بن کر فرعون کو لے ڈوبے۔ (پس اضطراری حالت میں اور تکلیف کی حالت میں جو آنسو نکلتے ہیں، وہ پھر بڑے نتائج بھی نکالنے والے ہوتے ہیں۔ جماعت کو بھی خاص طور پر پاکستان کی جماعتوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آجکل ایسے ہی آنسو نکالنے کا وقت ہے) کہتے ہیں جو بنی اسرائیل کے آنسو نکلے تھے ایک دن وہ آنسو دریا بن کر فرعون کو لے ڈوبے۔ حضور عالی نے یہ تقریر ایسی عمدگی سے ادا کی کہ سامعین پر وجدانی کیفیت طاری تھی۔ جب آپ کی یہ تقریر ختم ہوئی تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل فرمایا کہ میاں محمود احمد صاحب نے تو ایسی تقریر کی کہ میرے ذہن میں بھی کبھی یہ مضمون نہیں آیا۔ پھر فرمایا دوستوں کو چاہئے کہ قدرتِ ثانی کے لئے دعا فرمائیں یعنی ہمیشہ یہ قدرتِ ثانی جاری رہے۔ چنانچہ اُسی وقت دعا کی گئی اور آپ نے اُس وقت یہ بھی فرمایا کہ میاں صاحب کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نظر بد سے محفوظ رکھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 367 تا 369۔ روایت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولیؓ)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ فرماتے ہیں۔ مَیں جب مسجد مبارک میں جا کر نماز ادا کرتا ہوں تو نماز میں وہ حلاوت اور خشیت اللہ دل میں پیدا ہوتی ہے کہ دل محبتِ الٰہی سے سرشار ہو جاتا ہے۔ مگر میرے دوستو! جب اس نورِ الٰہی کے دیکھنے سے آنکھیں محروم رہتی ہیں تو مجھے کرب بے چین کر دیتا ہے اور وہ صحبت یاد آ کر دل درد سے بھی پُر ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ اُس نورِ الٰہی کو دیکھ کر دل کی تمام تکلیفیں دور ہو جاتی تھیں اور حضرت اقدس کے پاک اور منور چہرے کو دیکھ کر نہ کوئی غم ہی رہتا ہے اور نہ کسی کا گلہ شکوہ ہی رہتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب ہم جنت میں ہیں اور آپ کو دیکھ کر ہماری آنکھیں اُکتاتی نہ تھیں۔ ایسا پاک اور منور رُخِ مبارک تھا کہ ہم نوجوان پانچوں نمازیں ایسے شوق سے پڑھتے تھے کہ ایک نماز کو پڑھ کر دوسری نماز کی تیاری میں لگ جاتے تھے تاکہ آپ کے بائیں پہلو میں ہمیں جگہ مل جاوے اور ہم نوجوانوں میں یہی کشمکش رہتی تھی کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہی جگہ نصیب ہو اور آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ اللہ اللہ! وہ کیسا مبارک اور پاک وجود تھا جس کی صحبت نے ہمیں مخلوق سے مستغنی کر دیا اور ایسا صبر دے دیا کہ غیروں کی محبت سے ہمیں نجات دلا دی اور ہمیں مولیٰ ہی کا آستانہ دکھا دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 83-82 و 89 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق دیتے ہوئے آپ کے ساتھ اخوت اور تعلق اور محبت کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس رشتے کی وجہ سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے والے بھی ہوں۔

اس وقت میں نماز جمعہ کے بعد دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا، دونوں قادیان کی دو بزرگ خواتین کے جنازے ہیں۔

پہلا جنازہ جو ہے مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم قادیان کا ہے۔ 4 رمئی کو پچاسی سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مستری ناظر الدین صاحب کی بیٹی اور حضرت میاں فتح دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں حضرت امّاں عائشہ جو معروف ہیں۔ اماں جانؓ نے حضرت اماں عائشہ کو بیٹی بنایا ہوا تھا، اُن کی بھانجی تھیں۔ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب کی بیگم صاحبہ سے بڑا خاص تعلق تھا اور انہوں نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ، بڑی تکلیف کے ساتھ، لیکن خوشی سے اور بشاشت سے درویشی کا زمانہ گزارا ہے۔ مرحومہ نے 1944ء میں وصیت کرنے کی توفیق پائی تھی۔ آپ کو لمبا عرصہ لجنہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحومہ کے چار بیٹے تھے جن میں سے بڑے بیٹے حمید الدین صاحب شمس مرحوم مبلغ سلسلہ تھے جو سینتالیس سال کی عمر میں ان کی زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ ان کے دوسرے بیٹے وحید الدین صاحب بھی واقفِ زندگی ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹے رشید الدین صاحب بھی صدر عمومی کے طور پر کام کرتے رہے۔ اسی طرح نصیر الدین صاحب بھی ان کے ایک بیٹے ہیں وہ بھی وہیں کام کر رہے ہیں۔ ان کے دامادوں میں سید عبد اللہ صاحب بھاگلپور کے زون کے امیر ہیں۔ داماد عبد النقی صاحب امورِ عامہ میں کام کرتے ہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور نماز تہجد اور روزانہ تلاوت قرآنِ کریم کی بہت پابند تھیں۔ قادیان میں خالہ رشیدہ کے نام سے معروف یہ خاتون بیگم مرزا وسیم احمد کے ساتھ ہر جگہ ہر خوشی وغمی میں لوگوں کے گھروں میں جایا کرتی تھیں۔ میاں وسیم احمد صاحب کی چھوٹی بیٹی نے مجھے لکھا کہ بڑی سادگی سے انہوں نے تمام زندگی گزاری۔ ان کے خاوند کو جب انجمن سے ریٹائرمنٹ ہوئی تو اُس وقت ایک بڑی رقم جو پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی ہوتی ہے وہ ملی۔ انہوں نے سوچا کہ مَیں نے کبھی اپنی بیوی کو کچھ بنا کے نہیں دیا۔ زیور کچھ چوڑیاں بنا کے دیں یا سونے کے ٹاپس بنا کے دیئے اور اسی وقت چند ہفتوں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نئے مراکز کی تحریک کی تو آپ نے وہ لا کے دے دیئے اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم کو کہا کہ مَیں نے ساری عمر سونا نہیں پہنا تو اب پہن کے مَیں نے کیا کرنا ہے اور یہ رَکھ لیں۔ اس چندے کا جو انتظام تھا اور جو زیورات وغیرہ آ رہے تھے، وہ ان کے خاوند کے سپرد تھا۔ انہوں نے جب دیکھا یہ ٹاپس میری بیوی کی طرف سے آئے ہیں تو انہوں نے انتظامیہ سے کہہ کے خود قیمت ادا کر دی۔ کچھ رقم اُن کے پاس تھی کہ مَیں نے بیوی کو بنا کے دیئے تھے اور قیمت ادا کر کے پھر واپس اپنی بیوی کو دے دیئے۔ چند ہفتوں کے بعد دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک کی تو پھر انہوں نے وہی ٹاپس پیش کر دیئے۔ اُس وقت ان کے خاوند کے پاس بھی گنجائش نہیں تھی۔ تو بہرحال جو انہوں نے کہا تھا کہ ساری عمر مَیں نے کچھ سونا نہیں پہنا۔ کبھی نہیں پہنا تو اب بھی نہیں پہنوں گی۔ اللہ کی راہ میں دے دیا۔

دوسرا جنازہ مکرمہ نذر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سیف خان صاحب انڈیا کا ہے۔ یہ 9 مئی کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے خاوند نے 1962ء میں قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا۔ بڑے مخلص تھے۔ مخالفت کے باوجود یہ دونوں احمدیت پر قائم رہے۔ نمازوں کی پابند، ملنسار، غریب پرور خاتون تھیں۔ سادگی سے زندگی گزاری۔ ایک درجن سے زائد یتیم اور نادار بچوں کی کفالت اور پرورش کی۔ مرکزی نمائندگان کی بڑی خاطر مدارات کیا کرتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی ہے۔ آپ کے تین بیٹے سلسلہ کے خادم اور واقفِ زندگی ہیں۔ بڑے بیٹے نسیم خان صاحب قادیان میں ناظر امورِ عامہ ہیں۔ دوسرے بیٹے کلیم خان صاحب مبلغ ہیں۔ اسی طرح وسیم خان صاحب ہیں۔ یہ سب واقفینِ زندگی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان ہر دو مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ وفا کا تعلق اور اخلاص کا تعلق رہے۔ ❁❁❁

صدقۃ الفطر و فطرانہ کی شرح

الحمد للہ امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مورخہ 21.7.12 سے شروع ہونے والا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کیلئے فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ (یعنی رائج الوقت میٹرک سسٹم) کے مطابق قریباً دو کلو 750 گرام) مقرر کی گئی ہے۔ ایسے افراد جن کی مالی حالت اچھی ہے۔ انہیں پوری شرح کے مطابق صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے۔ نیز جو افراد پوری شرح سے ادا نہیں کر سکتے وہ نصف شرح سے فطرانہ ادا کر سکتے ہیں۔

چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات کے غلہ (گندم، چاول) کی شرح مختلف ہے۔ اس لئے مقامی طور پر مقررہ شرح (دو کلو 750 گرام غلہ) کے مطابق فطرانہ کی ادائیگی کریں۔

قادیان و مضافات پنجاب کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی شرح اڑتیس روپے مقرر کی جاتی ہے۔

صدقۃ الفطر کی مجموعی وصول شدہ رقم میں سے 1/10 حصہ مرکز میں جمع ہونا چاہیئے۔ بقیہ 9/10 مقامی مستحقین و غرباء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جس جماعت میں غرباء مستحقین نہ ہوں اس جماعت کی جملہ وصول شدہ رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم دیگر مقامی و مساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اِس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی'' (گندے لوتھڑے کی طرح تھی) ''قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں'' ۔(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27-26)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو تا قیامت قرآن سے پختہ وابستگی عطا فرمائے اور ہم قرآن مجید سے حقیقی محبت رکھتے ہوئے اس کی تعلیمات کو اپنے او پر لاگو کرنے والے ہوں تا قرآن مجید کے فیض ہر دم پاتے چلے جائیں۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

ماہِ رمضان - عباد توں کا مجموعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 1969ء میں فرمایا:۔

ماہِ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس مہینے میں تمام قسم کی عبادتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کو قائم کرنے یا ادا کرنے پر بہت کچھ کہا گیا ہے۔ رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔

پہلے تو روزہ ہے دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر قیام اللیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تیسرے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے چوتھے سخاوت اور پانچویں آفاتِ نفس سے بچنا ہے ان پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ عبادات ماہِ رمضان کہلاتی ہیں۔

جہاں تک روزہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حکم دیا اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ (بخاری کتاب الصّوم باب ھل یقول اِنّی صائم اذا شتم) یعنی روزہ گناہوں سے بچاتا اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رکھتا ہے۔

انسان کی روحانی سیر کی ابتدا گناہوں سے بچنے سے شروع ہوتی ہے اور اس سیر روحانی کی انتہا اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچتے ہوئے اس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہونے پر ختم ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ روزہ کا اور رمضان کے مہینے کی عبادتوں کا قیام اس غرض سے ہے کہ انسان ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بھی محفوظ رہے اور اس کی رضا کی جنتوں میں بھی داخل ہو جائے اس لئے ہم تمہیں اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم) یعنی نہ زبان سے کوئی گناہ کرے اور نہ ہاتھ سے کوئی گناہ کرے۔

حقوق العباد کا تعلق دو ہی چیزوں سے ہے اور دو ہی گناہوں سے حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔ کبھی زبان سے حق تلفی کی جاتی ہے کبھی عمل سے حق تلفی کی جاتی ہے اور یہاں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ یہ مہینہ خاص تربیت کا ہے جو بقیہ گیارہ ماہ بھی تمہارے کام آئے گا اس ماہ میں یہ عادت پختہ کر لو کہ نہ اپنی زبان سے تم نے کسی کو دکھ پہنچانا ہے اور نہ اپنے عمل سے کسی کی حق تلفی کرنی ہے۔

پس روزہ جو ہے یا صیام کا نظام جو ہے جسے قرآن کریم نے ماہِ رمضان کہا ہے پانچوں عبادتوں پر مشتمل ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ انسان گناہوں سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرے اور اس کا طریق یہ ہے کہ زبان سے بھی کسی کی حق تلفی نہ ہو اور ہاتھ سے بھی کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے حق قائم کیا ہے اس حق کو قائم کیا جائے اور ادا کیا جائے۔ اس میں حق نفس بھی آ جاتا ہے اور جو شخص اس حکمت کو سمجھتا اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالتا اور رمضان کے مہینے میں سختی سے اس پر کاربند ہوتا ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان میں اس پر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان) اور دوسری جگہ فرمایا کہ اس پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس کا مفہوم یہی ہے کہ آسمان کے دروازے کھلتے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آسمان کے دروازے کھلتے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق ملتی ہے اور انسان حسن قبول کی جزا حاصل کرتا ہے۔ انسانی اعمال کو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور اس سے بہتر بدلہ دیتا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور انسان کو اپنے ربّ کی طرف سے اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور پھر وہ اعمالِ صالحہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسن قبول کا مقام پاتے ہیں تو اُس وقت فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ ہو ہی جاتے ہیں۔ جنت ہی کا دروازہ ہے جو اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے اندر وہ لوگ داخل ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعمال صالحہ کی توفیق پائی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان اعمال صالحہ کو قبول کیا۔

پس رمضان کے مہینے میں روزہ ہم پر اس لئے فرض نہیں کیا گیا کہ ہم تکلیف اُٹھائیں۔ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ (بخاری کتاب الایمان باب الدین یسر) اللہ کے دین یعنی دین اسلام میں کسی پر کوئی ایسی تنگی نہیں ڈالی گئی جو اس کے جسمانی یا دیگر قویٰ کی نشوونما میں روک بنے بلکہ سارا دین اور دین کے سب احکام کی غرض ہی یہی ہے کہ انسان سہولت سے اور آرام سے ارتقائی منازل طے کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے قرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے اور اس سے ہمیں یہ بھی پتہ لگا جیسا کہ دوسری جگہ بھی اس کی وضاحت ہے کہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنا ہم پر فرض نہیں کیا گیا بلکہ صوم ہم پر فرض کیا گیا ہے اور ان دو میں بڑا فرق کیا ہے شریعت اسلامیہ نے۔ بھوکا تو ایک غریب بھی رہتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا۔ بھوکا تو ایک بیمار بھی رہتا ہے۔ ڈاکٹر اسے کہتا ہے کہ تیری بیماری ایسی ہے کہ 24 گھنٹے یا بعض دفعہ 48 گھنٹے تیرے معدہ میں غذا نہیں جانی چاہئے لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسا شخص صائم یعنی روزے دار نہیں ہوتا۔ بھوکا تو وہ بھی رہتا ہے جو جنگل میں راہ گم کر دیتا ہے اور کئی کئی دن تک اسے کھانے کو نہیں ملتا لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا۔ پس محض بھوکا رہنا انسان کو روزہ دار نہیں بناتا بلکہ وہ بھوکا رہنا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے جس میں انسان دو پہلو اختیار کرتا ہے۔ ایک شہوت نفس سے بچنے کا پہلو جو کہ ایک عام Symbol (سمبل) اور علامت ہے اور جس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی آفات نفس سے بچنے کی کوشش کرو اور دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو اس لئے اللہ تعالیٰ کی تدبیر نے بھوکے رکھے ہیں کہ وہ بھوکے رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں ان کے پیٹ بھرنے کے لئے سعی اور کوشش کی جائے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوسرے اصول کے متعلق بھی ہمارے لئے اپنی زندگی میں ایک بہترین اُسوہ اور کامل نمونہ قائم کیا چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے۔ کَانَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ۔ (بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ویسے بھی بڑے سخی تھے اور دوسروں کو سکھ پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے لیکن رمضان کے مہینے میں تیز ہوائیں اپنی تیزی میں آپ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں۔ اس قدر جود اور سخا پائی جاتی تھی پھر صرف پیسے کی نہیں بلکہ دوسروں کو خیر اور بھلائی پہنچانے کیلئے ایک سخاوت ہوتی ہے۔ سخی دل انسان صرف اپنے مال یا اپنی دولت ہی سے دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اپنے اثر ورسوخ سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اپنے وقت سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اپنی دعاؤں سے بھی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے۔ انسان اپنی اس فطرتی سخاوت کا مختلف طرق سے اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی سخی تھے لیکن رمضان کے مہینے میں آپ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ تمہیں بھوکا اس لئے نہیں رکھا گیا کہ تم بھوک کی تکلیف اُٹھاؤ بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ دوسروں کی بھلائی کے کام کرو، نیکی کے کام کرو اور دوسروں کو سُکھ پہنچانے کی سعی کرو۔ اپنے پیسے سے بھی، اپنے اثر ورسوخ سے بھی اور اپنی دعاؤں سے بھی۔

پس رمضان کے مہینے میں دن کے وقت شہوت نفس سے بچا جاتا ہے اور دوسرے کھانے پینے کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ شہوت نفس سے بچنا اصولی طور پر ایک علامت ہے ایک سبق ہے کہ ہر قسم کی آفات نفس سے بچنا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

یعنی جو شخص صداقت کو چھوڑ کر جھوٹ اور زُوْرٌ اور باطل کی باتیں کرتا اور باطل اصول ہی پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے اور شہوت نفس کو چھوڑ دے کیونکہ خدا تعالیٰ کو وہ مقبول نہیں ہوگا۔ صرف وہ ترک مقبول ہوگا جس کے نتیجہ میں انسان اس حکمت اور اصول کو سمجھنے والا ہو جس حکمت اور اصول کا یہاں سبق دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ نہ تو زبان ناپاکی اور گندگی کی راہوں کو اختیار کرے اور نہ جوارح باطل کے میدانوں میں کوشاں نظر آئیں بلکہ زبان پر حق وصداقت جاری ہو اور حق و صداقت کے چشمے انسان کے جوارح سے پھوٹنے والے ہوں تب خدا تعالیٰ اس وجہ سے کہ انسان نے روزے کی حکمت کو سمجھا اور اس حکمت کے سمجھنے کے بعد اس نے وہ اعمال بجالائے جو خدا تعالیٰ کو پیارے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر رجوع برحمت ہوگا اور نجات اور جنت کے دروازے آسمانوں پر کھولے جائیں گے اور قرب کی راہوں پر چلنا اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں قیام الیل کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

یعنی جو شخص راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی حمد کے لئے اور اس کے بندوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے جاگتا اور شب بیداری اختیار کرتا ہے اس لئے کہ وہ ایمان کے تضاضوں کو پورا کرنے والا ہو اور اس لئے کہ جب وہ اس دنیا میں ایمان کے تقاضوں کو پورا کرے تو اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھے کہ وہ ان کوششوں کو قبول کرے گا اور اس کے نتیجہ میں اس کو آخرت کی نعماء ملیں گی۔ جو ایسا کرے گا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ جو کوتاہیاں اور غفلتیں اس سے ہو چکی ہوں گی اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیمیت کے جوش میں ان کوتاہیوں کو ڈھانپ لے گا اور کوئی جزائے بد جس کا وہ دوسری صورت میں مستحق ہوتا وہ اسے نہیں ملے گی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرتا ہے اس کا بھی اُسے ثواب ملتا ہے۔ کثرت تلاوت قرآن کریم کا ثواب بھی اور دوسرے ثواب بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتے

ہیں۔ جب انسان اس فضل کو جذب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اس طرح جب اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کی صفت جوش میں آتی ہے تب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی رضا کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے جزا دیتا ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت نیکی تو ہے لیکن صرف اسی صورت میں کہ شرائط پوری ہوں۔ قرآن کریم کی تلاوت تو عیسائی بھی کرتے ہیں مگر وہ اس کی تلاوت اس نیت سے کرتے ہیں کہ قرآن کریم پر اعتراض کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے مگر آپؐ نے اس پاک ترین نیت کے ساتھ تلاوت کی کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فضل آپؐ پر نازل ہوا۔ پس کثرت تلاوت قرآن کریم ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ خلوص نیت بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر تلاوت کی جو نعمتیں ہیں یا قرآن کریم کی جو نعمتیں ہیں وہ انسان کو حاصل نہیں ہوسکتیں۔ اس کے لئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم کے فیوض سے انسان تبھی حصہ وافر لے سکتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کو جوش میں لائے۔ اسی لئے رمضان کے مہینے میں کثرت تلاوت پر زور دیا گیا ہے حالانکہ اور بہت سی روحانی مشقّتیں (اگر دنیا کا محاورہ استعمال کیا جائے) اس پر ڈالی گئی تھیں۔ دن کو بھوکا پیاسا رہنا اور پابندیاں سہنا اور پھر لوگوں کا خیال رکھنا اور پھر یہ بھی دیکھنا کہ دوسروں کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے رمضان کے دنوں میں اسے باہر جانا پڑے گا اور اسے جانا چاہئے اگر اس نے روزے کا حق ادا کرنا ہے۔ پھر رات کے نوافل ہیں لیکن ان ساری چیزوں کے باوجود مثلاً قرآن کریم کی اس تلاوت اگر خود قاری ہو یا اس سماع کے علاوہ اگر وہ خود قاری نہ ہو تراویح پڑھ رہا ہو اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔

ہمارے بزرگ محدثین یعنی علم حدیث کے جو علماء تھے وہ تو رمضان کے مہینے میں اپنی حدیث کی کتب کے مسودات اور پوتھیاں وغیرہ کو بند کر دیتے تھے اور صرف قرآن کریم کو ہاتھ میں پکڑ لیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ رمضان میں قرآنِ کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔ دوسرے بزرگ صحابہؓ بھی بڑی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ بعض تو تین دن کے اندر سارے قرآن کریم کو ختم کر لیتے تھے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو تین دن میں ختم کرنے کا ویسے ہی شوق ہوتا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو تین دن میں ختم کر لیا۔ دراصل اس طرح جلدی جلدی سمجھے بغیر تین دن میں قرآن کریم کو ختم کرنا ثواب نہیں ہے البتہ قرآن کریم پر جو شخص عبور رکھتا ہے وہ اگر قرآن کریم کو جلدی پڑھتا جائے تب بھی چونکہ اس نے قرآن کریم کو کثرت سے پڑھا ہوا ہوتا ہے اس لئے سارے معانی اس کو یاد آنے شروع ہو جاتے ہیں اور نئے معانی پر اس کا ذہن اللہ تعالیٰ کے فضل سے عبور حاصل کرتا چلا جاتا ہے یہ تو ٹھیک ہے کہ اس طرح تین دن کے اندر قرآن کریم کو پڑھ لیا لیکن جس شخص کو معمولی ترجمہ آتا ہے اگر وہ ریل گاڑی کی طرح تین دن میں قرآن کریم کو ختم کرنا چاہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا کام نہیں ہے۔ قرآن کریم کوئی ٹونہ یا تعویذ یا جادو نہیں ہے۔ قرآن کریم تو حکمت اور انوار سے پُر اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی کتاب ہے جس کے علوم سے حصہ لینا چاہئے نہ یہ کہ محض جلدی جلدی تلاوت کر لی جائے جو دوسروں کو کیا خود اپنے آپ کو بھی سمجھ نہ آئے۔ پس اگر انسان پورے غور سے اور پوری طرح سمجھتے ہوئے قرآن کریم پڑھ سکتا ہے تو پھر جتنی تیزی سے وہ چاہے پڑھے اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک سیپارہ غور سے پڑھ سکتا ہے تو اس کو ڈیڑھ سیپارہ نہیں پڑھنا چاہئے اور میں سمجھتا ہوں اگر کوئی ایسا شخص ہو اور ضرور ایسے ہوں گے جن کو شروع سے پڑھنے کی توفیق نہیں مل سکی۔ ہم نے کئی ایک کو تعلیم بالغاں کے ذریعہ قرآن کریم پڑھوایا ہے جس طرح مثلاً اب بھی ہم تاکید کر رہے ہیں کہ قرآن کریم کو اس کے ترجمہ کے ساتھ لوگوں کو پڑھایا جائے۔ اگر کوئی آدمی صرف ایک ربع یعنی سیپارے کا چوتھا حصہ غور سے پڑھ سکتا ہے تو اس کو آدھا سیپارہ نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ ہم نے ایسا نہیں کرنا کہ ایک چکر بنایا اور اس کو چکر دے کر کہہ دیا کہ ایک کروڑ دفعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد یا اس کی تسبیح بیان کر دی ہے۔

قرآن کریم کو پورے غور سے پڑھنا اور اس نیت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے سمجھنے کی توفیق دے اور پھر اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق دے کہ ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں تب تلاوت قرآن کریم کا فائدہ ہے اور تب اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے جلوے انسان دیکھتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے رحیم ہونے کی صفت کے ساتھ ماہِ رمضان کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی باتیں مجھے چھوڑنی پڑیں گی۔ چند باتیں جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں ان میں تلاوتِ قرآن کریم کی کثرت بھی ہے۔ تلاوتِ قرآن کریم کا خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کا ایک پہلو اس کی صفت رحیمیت کی وجہ سے جوش میں آتا ہے اور قرآن کریم کے فیوض سے وہی شخص مستفید ہوسکتا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت جوش میں آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

”کسی فرد انسانی کا کلامِ الٰہی کے فیض سے فی الحقیقت مستفیض ہو جانا اور اس کی برکات اور انوار سے متمتع ہو کر منزل مقصود تک پہنچنا اور اپنی سعی و کوشش کے ثمرہ کو حاصل کرنا یہ صفت رحیمیت کی تائید سے وقوع میں آتا ہے“۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ 420)

پس قرآن کریم پر غور کرنا اور یہ عہد اور یہ نیت کرنا کہ ہم اس کے احکام پر عمل کریں گے اور پھر عملاً سعی اور کوشش کرنا یہ ساری چیزیں اس وقت ثمر آور ہوتی ہیں جب انسان اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے اس کی صفت رحیمیت کو جوش میں لاتا ہے اور صفت رحیمیت کی برکت سے کلامِ الٰہی سیکھتا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بھی فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہی ہے اس لئے آپ کی اس عبارت کی رو سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ میرے کلام کو، اس کلام عظیم یعنی اس قرآن کریم کو جو نور محض کے چشمہ سے ہمارے لئے نور محض بن کر نکلا ہے اس سے تم حقیقی فائدہ صرف اسی صورت میں اُٹھا سکتے ہو اور اس کی برکات اور اس کے انوار تمہیں صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں کہ تم اس کو غور سے پڑھو۔ قرآن کریم کے یہ برکات اور یہ انوار جن سے ہم نے متمتع ہونا ہے یہ فی ذاتہا ہمارا مقصود نہیں بلکہ یہ ذریعہ ہیں ایک اور مقصد کے حاصل کرنے کا یہ مقصد قربِ الٰہی کا حصول ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم قرآن کریم کے فیوض اور برکات اور اس کے انوار سے متمتع ہونے کے بعد قرب الٰہی کو صرف اس صورت میں حاصل کر سکتے ہو کہ خدائے رحیم کی رحمت جوش میں آنے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ۔

”جس قدر کسی کے دل میں خلوص اور صدق پیدا ہوتا ہے جس قدر کوئی جدوجہد سے متابعت اختیار کرتا ہے اسی قدر کلامِ الٰہی کی تاثیر اس کے دل پر ہوتی ہے اور اسی قدر وہ اس کے انوار سے متمتع ہوتا ہے“۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 420،421)

پس اس کے لئے کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ کوشش اور مجاہدہ پانچ جہتوں سے محفوظ کر کے ماہِ رمضان میں رکھا ہے یعنی ایک یہ کہ روزہ رکھنا ہے جس کے معنی ہیں کہ نفسانی شہوات سے پوری مستعدی اور پوری بیداری اور جوش کے ساتھ محفوظ رہنے کی کوشش کرنا اور جو اعمالِ صالحہ ہیں جن کو قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل جوش مارتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ اعمالِ صالحہ بجالانا اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرنا تلاوتِ قرآن کریم اور قیام اللیل کے ساتھ۔ میں تلاوت قرآن کریم اس لئے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ اگر کسی جگہ کوئی ایسی بات آتی یا کوئی ایسا مضمون بیان ہوتا جس سے خدا تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی بڑائی اور اس کی رفعت ثابت ہوتی تو آپ اللہ تعالیٰ کی حمد میں لگ جاتے اور جس وقت وہ جگہ سامنے آتی جہاں خدا تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کا بیان ہوتا تو آپ استغفار میں لگ جاتے دراصل قرآن کریم کی تلاوت کا یہی طریق ہونا چاہئے۔

پس رمضان میں ان ساری چیزوں کو اکٹھا کیا گیا ہے اور عبادات کا یہ مجموعہ عظیم مجاہدہ اور عظیم کوشش ہے اور یہ ایک ایسی کوشش ہے جس نے اس کے دن اور رات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ایسی کوشش ہے جس میں نفس کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ تزکیہ نفس اور طہارتِ قلب کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے اور ہر شخص کو سکھ پہنچانے اور ہر شخص کو دکھوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ مختلف کوششیں جن کا تعلق دن سے بھی ہے اور رات سے بھی ہے۔ جن کا تعلق ایثار اور قربانی سے بھی ہے یعنی شہوت سے بچنا اور کھانے پینے کو چھوڑنا اور جن کا تعلق مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ غیروں سے حسن سلوک سے پیش آنے سے بھی ہے پھر ان کا تعلق حقوق اللہ سے بھی ہے۔ یعنی قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء اور اس کی تسبیح کو کثرت سے بیان کرنا۔ اسی طرح ان کا مجموعی طور پر حقوق العباد سے بھی تعلق ہے۔ پس قریباً تمام عبادات کے متعلق اصولی طور پر ہمیں اشارہ کر دیا گیا ہے۔ پس رمضان میں انسان خدا کی راہ میں گویا اپنی جدوجہد کو اس کے کمال تک پہنچا دیتا ہے اور جس وقت انسان اپنی کوشش کو اس کے کمال تک پہنچاتا ہے اس وقت اگر اللہ تعالیٰ کا فضل جو دراصل اس کی رحیمیت کا فضل ہے جوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جزا دیتا ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت کسی سے سلوک کرنا چاہتا ہے تو صرف اس کی کوشش ہی کی اسے جزا نہیں دیتا بلکہ ایک تو اس کا فضل ہمیں اس طرح نظر آتا ہے کہ انسان بہر حال کمزور ہے وہ کوشش تو کرتا ہے لیکن اس کی کوشش میں بہت سے نقائص رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیمیت کے نتیجہ میں ان نقائص کو دور کرتا اور انسان کے اعمال کو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ دوسرے یہ کہ انسان کوشش کرتا ہے لیکن اس کی کوشش اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کو سہارا دیتا ہے اور اس کی کوشش کو کمال تک پہنچا دیتا ہے...... غرض نجات کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل ضروری ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نجات ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان کا کوئی عمل ایسا نہیں جو ناقص نہ ہو اور کوئی عمل ایسا نہیں

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ جون جولائی 2011ء

اسلام نے عورتوں کے بہت سے حقوق قائم کئے ہیں اور ان حقوق کی حفاظت کر کے عورت کی عزت اور حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔
پاکستان میں عام آدمی مذہبی آدمیوں اور مُلّاں کے زیرِ اثر ہے۔ وہاں ملکی قوانین ہمارے خلاف امتیازی سلوک پر مبنی ہیں۔
مَیں سب جماعتوں سے ہی محبت کرتا ہوں کہ یہی وہ واحد جماعت ہے جو دن رات اسلام کے پُرامن پیغام کو پھیلانے میں لگی ہوئی ہے۔
ہاں البتہ بعض جماعتیں جو کارکردگی کے لحاظ سے اچھی ہیں وہی میری لاڈلی ہیں۔
(حضورانور کی برلن کے لوکل چرچز کے انچارج، لوکل چرچ کی ایک پادری خاتون، ہندوازم کی ایک سکالر خاتون اور افریقہ میں عیسائیوں کی ایک تنظیم کے اہم رکن سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے متفرق امور پر اہم گفتگو۔)

جہاں مسائل اٹھیں انہیں وہاں ہی حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اصلاحی کمیٹی کی ہر ماہ میٹنگ ہونی چاہئے۔
لوگوں میں آپ کا یہ اعتماد ہو جائے کہ آپ ان کے ہمدرد ہیں اور انصاف کے ساتھ اصلاح کی کارروائی کریں گے۔
جو اسائلم کرنے والے ہیں وہ اپنے کیسز میں ہرگز جھوٹ نہ بولیں۔ امور عامہ والے ایک کمیٹی بنائیں جو اسائلم لینے والوں کو گائیڈ کرے کہ کیس کس طرح داخل کرنا ہے۔ جن جماعتوں میں اساتذہ نہیں جا سکتے ایسی سکیم بنائیں کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم القرآن سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کریں
چندوں کی وصولی کے ذمہ دار سیکرٹریان کوشش کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کیا کریں کہ لوگوں کی آمد بڑھے۔

(مسجد خدیجہ میں نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں حضورانور کی اہم ہدایات)

برلن سے ہینوور کے لئے روانگی۔ ہینوور میں آمد اور والہانہ استقبال۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہیمبرگ کی اہلیہ مرحومہ کی نماز جنازہ حاضر۔
نن سپیٹ کے لئے روانگی اور نن سپیٹ میں ورود مسعود۔ Amsteleveen شہر کا وزٹ۔ فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ تقریب بیعت۔
ہالینڈ سے برطانیہ کے لئے روانگی۔ مسجد فضل لندن میں آمد و استقبال۔

(جرمنی و ہالینڈ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

یکم جولائی 2011ء بروز جمعۃ المبارک:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے مسجد خدیجہ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

خطبہ جمعہ

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ پروگرام کے مطابق دو بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں کے live ترجمہ کے ساتھ MTA کے ذریعہ دنیا بھر کے ممالک میں براہِ راست نشر ہوا۔

(حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ بدر اخبار میں مورخہ 14 جولائی 2011 شمارہ نمبر 28 میں شائع ہو چکا ہے۔)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد تین بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

بعض مہمانوں سے ملاقات

سہ پہر پانچ بجکر بیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں برلن کے لوکل چرچز کے انچارج Mr. Werner Kratschel اور لوکل چرچ کی ایک پادری خاتون Mrs. Misselwitz اور ایک ہندوازم کی سکالر خاتون Mrs. Wobe اور ایک مہمان Mr. Alois Schitdt نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مسٹر Kratschel ایک عیسائی سکالر اور پانکو برلن کے تمام چرچوں کے سپرنٹنڈنٹ یعنی انچارج ہیں ان کے والد بھی 1910ء میں اس علاقہ کے ایک چرچ کے پادری اور بہت بڑے سکالر تھے۔ مسز Misselwitz 'پانکو' یعنی برلن کا وہ حصہ جہاں خدیجہ مسجد واقع ہے، کے سب سے بڑے تاریخی چرچ کی چیف پادری خاتون ہیں۔ مسز wobe مذہبی سکالر ہیں اور ان کی ریسرچ اور دلچسپی ہندو مذہب کے ساتھ ہے اور وہ مختلف سکولوں اور کالجوں اور فنکشنز میں لیکچر دیتی ہیں۔ مسٹر AloisSchitdt چالیس سال افریقہ میں اسلام اور عیسائیت ڈائیلاگ کی تنظیم کے سربراہ رہے ہیں اور افریقہ میں جماعت احمدیہ اور اس کی سرگرمیوں سے واقف ہیں اور اب برلن میں افریقہ سینٹر کے انچارج ہیں اور کیتھولک چرچ میں ہفتہ میں ایک دفعہ تفسیر القرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ سب افراد کثرت سے خدیجہ مسجد آتے ہیں اور جماعت کے انٹرریلیجس ڈائیلاگ اور فنکشنوں میں شرکت کرتے رہے ہیں اور مسجد کی تعمیر کے دوران انہوں نے مسجد کی اور احمدیت کی کھل کر حمایت کی تھی۔

ابتدائی تعارف کے بعد حضورِ انور نے مسٹر Kratschel سے دریافت فرمایا کہ جنگ عظیم دوم کے وقت آپ کہاں تھے۔ مسٹر Kratschel نے بتایا کہ میرے والد اسی علاقہ یعنی Pankour Heinersdorg میں 1910ء سے مقیم تھے اور اس علاقہ کے لاٹ پادری تھے۔ جنگِ عظیم میں ہم اسی جگہ تھے اور جب بمباری ہوتی (اس وقت میں بچہ تھا) تو ہم تہ خانہ میں چلے جاتے۔ موصوف نے بتایا کہ میرا ایک انگریز دوست جو تاریخ دان ہے وہ لندن میں بالکل حضورِ انور کے ہمسائے میں رہتا ہے اور حضور کو جانتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اب تک تو مَیں نے انٹرنیٹ میں حضور کی تصویر دیکھی تھی۔ آج مجھے بے حد فخر ہے کہ میں حضور کو سامنے موجود دیکھ رہا ہوں بلکہ میری تو اصل میں خلیفہ سے ملاقات ہی آج ہوئی ہے جس کی مجھے بے حد خوشی ہے۔ برلن کے مبلغ سلسلہ عبد الباسط طارق صاحب نے بتایا کہ مسز Misselwitz پادری خاتون نے انہیں احمدیت پر لیکچر کے لئے چرچ میں دعوت دی اور اس دن چار صد سے زائد جرمن چرچ میں آئے اور 160 سوالات کئے گئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مختلف عقائد کے لوگوں کو مل کر بیٹھنا چاہئے اور انٹر ریلیجس ڈائیلاگ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس پر مسز Misselwitz نے کہا کہ مسلمان اب ہماری جرمن سوسائٹی کا حصہ ہیں۔ مسز Wobe نے حضورِ انور سے کہا کہ اس علاقہ میں رہنے والے جرمن غیر ملکیوں سے واقف نہ تھے۔ اسلئے جب مسجد کی تعمیر کا معاملہ ہوا تو وہ مخالف ہو گئے۔

خاتون پادری نے مزید کہا کہ وہ بہت خوش ہے کہ مسجد برلن اس کے علاقہ میں بنائی گئی ہے۔ اس نے کہا کہ اگرچہ شروع میں بعض مقامی لوگوں کو مسجد کے بنانے پر تشویش تھی، جس کی وجہ یہ تھی کہ صرف چند مسلمان اس علاقے میں رہائش پذیر تھے۔ اس نے تسلیم کیا کہ شروع میں احمدیہ جماعت کے خلاف نسل پرستی اور نفرت کی فضا تھی۔ ہندوازم کی سکالر نے کہا کہ مقامی لوگوں کا غیر ملکیوں سے واسطہ نہیں پڑا تھا، اس وجہ سے بھی ڈر تھا کہ مسجد بن گئی تو نہ جانے کیا ہوگا۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ مَیں جب پہلی دفعہ یہاں سنگِ بنیاد رکھنے آیا تھا تو یہاں بہت سے مظاہرین تھے، وہ ہمارے خلاف نعرہ بازی کر رہے تھے، لیکن جب میں اس کے افتتاح کیلئے آیا تو پھر یہ معدودے چند ہی تھے اور اب جب مَیں یہاں پھر آیا ہوں تو کوئی بھی نہیں ہے۔

Kratschel صاحب نے کہا کہ بہت سے مقامی لوگوں نے 9/11 کے واقعہ کو یہ کہہ کر اچھالا ہے کہ اگر یہاں مسجد بنانے دی گئی تو پھر 9/11 کی طرح کا واقعہ رونما ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی ملاقات ایک باعزت خاتون سے ہوئی جو لیڈی ڈاکٹر ہے، اور میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ اس کے ہاتھ میں ایک playcard تھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ 'کوئی مسجد نہیں'۔ انہوں نے کہا کہ باوجود ان مظاہروں کے ایک مضبوط دوستی بھی تھی، اور وہ خدیجہ مسجد اور مقامی چرچ میں تھی اور ہم نے مسجد کی تعمیر کا بھرپور ساتھ دیا۔

خاتون پادری نے کہا کہ گزشتہ ہفتہ کو احمدی خواتین نے ان کے چرچ میں میٹنگ کی جو بڑی کامیاب رہی۔ اس نے کہا کہ احمدی خواتین نے بڑے اچھے انداز میں قرآن کے مطابق احمدی خواتین کے کردار کے متعلق بات چیت کی۔ اور ہم نے احمدی عورتوں سے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اسلام نے عورتوں کے بہت سے حقوق قائم کئے ہیں اور ان حقوق کی حفاظت کر کے عورت کی عزت اور حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔ عورتیں مردوں

سے پیچھے نہیں ہیں۔ یہ خدیجہ مسجد عورتوں نے اپنے چندے سے بنائی ہے لیکن اسے مرد بھی استعمال کر رہے ہیں۔کل بھی ایک شخص ملنے آیا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ اس مسجد کے خرچ کا اکثر حصہ خواتین نے ادا کیا ہے۔

مسٹر Kratschel نے کہا کہ ہم نے یہاں ایک نئی تنظیم بنائی ہے جس کا نام ہے Heinersdrf offne dich (اے گاؤں کے رہنے والو! اپنے دلوں کو دوسروں کیلئے کھولو)۔اس تنظیم نے اس علاقہ میں ایک میڈیکل ہال فروخت کر کے اس میں اپنا دفتر کھولا ہے اور باہمی رواداری کی بنیاد رکھ دی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ مشرقی جرمنی کا علاقہ جو کمیونزم کے تحت تھا اس میں کتنے فیصد لوگ عیسائی تھے۔اس پر مسٹر Kratschel نے بتایا کہ 20 فیصد لوگ کھل کر اپنی عیسائیت کا اظہار کرتے اور چرچوں میں جاتے تھے جبکہ ایک بڑی تعداد خوف کی وجہ سے اپنے مذہب کا اظہار نہ کر پاتی تھی۔

مسز Wobe نے حضورِ انور سے مخاطب ہو کر کہا کہ مشرق کی نسبت مغربی جرمنی کے لوگ زیادہ روادار اور کھلے دل کے ہیں جبکہ مشرقی جرمنی میں لوگ تنگدل اور متعصب ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ پچھلے 21 سال سے جب سے کہ دیوار برلن گری ہے جرمن نوجوان نسل کا مذہب کی طرف رجحان یا دلچسپی کس حد تک ہے۔ اس پر پادری خاتون مسز Misselwitz نے بتایا کہ پچھلے چھ ماہ میں ہر شام میں نوجوانوں کو چرچ میں بلا کر عیسائیت کی تعلیم دیتی ہوں۔قریباً پندرہ نوجوان آتے ہیں جن کو آخر میں بپتسمہ دیا جاتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مسز Wobe نے سوال کیا کہ جب آپ نے لندن میں مسجد 'بیت الفتوح' تعمیر کی تو کیا وہاں مخالفت ہوئی تھی۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ یو۔کے میں جب ہماری مسجد بیت الفتوح کا افتتاح 2003ء میں ہوا تو اس وقت کچھ لوگوں نے مظاہرہ کیا۔تاہم مقامی انتظامیہ اور کونسل نے ہماری بہت مدد کی۔مسجد کی تکمیل کے بعد بھی بعض مشکلات پیش آئیں لیکن احمدیوں کی کوششوں سے مسجد اب سوسائٹی کا حصہ بن چکی ہے۔ہم اپنے ہال کچھ گروپوں کو عبادت کیلئے بھی دیتے ہیں اور اسی طرح بعض دوسرے پروگراموں کیلئے بھی دیتے ہیں۔ہماری مسجد یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے جس کا دنیا کی پچاس خوبصورت اور عظیم عمارتوں میں شمار کیا گیا ہے۔

حضورِ انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ پاکستان میں عام آدمی مذہبی آدمیوں اور مُلّاں کے زیرِ اثر ہے۔لوکل اماموں کے پاس مسجد ایک پلیٹ فارم ہے، جسے وہ غیر شائستگی پھیلانے کیلئے استعمال کرتے ہیں اور عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں جس سے پاکستان میں احمدیوں کو بہت مشکلات ہیں۔وہاں ملکی قوانین ہمارے خلاف امتیازی سلوک پر مبنی ہیں، اور ہمیں مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں دیتے، اس طرح ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی کسی کو سلام کر سکتے ہیں۔اگر ہم ایسا کریں تو ہمیں جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ مجھے بھی کچھ دنوں کیلئے غلط الزامات پر جیل جانا پڑا تھا۔

پاکستان میں صورتحال ایسی ہے کہ اگر کسی آدمی کی کوئی دشمنی ہے تو وہ اس کے متعلق صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ وہ احمدی ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور پولیس کیلئے اس شخص کو جیل بھیجنے کیلئے اس کی بات پر ہی یقین کر لینا کافی ہوتا ہے۔

Kratschel صاحب کے ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں مبلغین کے طریق کار اور وقفِ نو سکیم کے بارہ میں بتایا۔حضورِ انور نے فرمایا ہماری ایک خاص سکیم (وقفِ نو) کے تحت احمدی عورتیں پیدائش سے قبل بچوں کو خدا کی خاطر وقف کرتی ہیں تو پھر جماعتی ضروریات کے مطابق خلیفہ وقت فیصلہ کرتا ہے کہ یہ بچیاں اور بچے ڈاکٹر بنیں گے یا ٹیچر یا مبلغ۔

اس پر مسٹر Kratschel نے کہا، کیا وقفِ نو بچیاں بھی امام بن سکتی ہیں؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ احمدی عورتیں امام بن سکتی ہیں، لیکن صرف عورتوں کیلئے ہی۔ وہ مردوں کی امامت نہیں کرواسکتیں۔ اس کی بعض عملی وجوہات ہیں۔اسلامی نماز میں چونکہ سجدہ کرنا جھکنا وغیرہ جسمانی حرکات ہوتی ہیں اس لئے اگر باجماعت نماز میں عورتیں مردوں کے آگے ہوں تو نماز کی جسمانی حرکات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب نہیں ہے۔

ایک وجہ یہ ہے کہ مردوں پر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے، جبکہ عورتوں کو گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔پھر اسلام میں کاموں کی تقسیم ہے، جہاں مرد باہر کے کام کرتے ہیں، وہاں عورتوں کی گھر سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ اس کے باوجود عورتوں کو مذہبی اور غیر مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے، اور بعض اپنے پیشے کے کام بھی کرتی ہیں، مثلاً بہت سی احمدی عورتیں ڈاکٹر ہیں۔اسلام، جس کی ہم پیروی کرتے ہیں، وہی ہے جو قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال قبل بتایا ہے۔ہم جو بھی کرتے ہیں وہ قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ جب وہ ہمبرگ میں تھے تو ان کو بتایا گیا کہ غیر احمدی مسلمان گروپس اکثر ہمارا جرمن ترجمہ والا قرآن کریم خریدتے ہیں، اور ابتدائی چند صفحات، جن میں احمدیہ جماعت کا تعارف ہوتا ہے، کو پھاڑ دیتے ہیں، پھر وہ ان کو استعمال کرتے ہیں اور آگے فروخت کرتے ہیں۔

اس سوال پر کہ پاکستان میں اقلیتوں کا باہم کیا تعلق ہے اور کیا وہ مسجد میں آسکتے ہیں۔حضورِ انور نے فرمایا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق سلب کئے گئے ہیں اور وہ خوفزدہ ہیں۔ اس لئے وہاں ایسا میل جول نہیں ہے۔حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ قادیان میں احمدیوں کے ہندوؤں اور سکھوں سے بڑے دوستانہ تعلقات ہیں۔قادیان میں بہت سے ہندو اور سکھ رہائش پذیر ہیں اور سب مل کر رہتے ہیں۔

Kratschel نے حضورِ انور سے دریافت کیا کہ آپ کی حیثیت بطور باپ کی ہے۔دنیا کی ساری جماعتوں میں سے کونسی جماعت آپ کو زیادہ لاڈلی ہے۔حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ عمومی طور پر میں سب جماعتوں سے ہی محبت کرتا ہوں کہ یہی وہ واحد جماعت ہے جو دن رات اسلام کے پُرامن پیغام کو پھیلانے میں لگی ہوئی ہے۔ ہاں البتہ بعض جماعتیں جو کارکردگی کے لحاظ سے اچھی ہیں وہی میری لاڈلی ہیں۔

تب پادری صاحب نے پوچھا کہ حضورِ انور کے بعض 'پسندیدہ بچے' بھی ہوں گے۔

جس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ میرے پسندیدہ بچے وہ ہیں جو احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔مثال کے طور پر افریقہ میں بعض ممالک میں ہماری بڑی جماعتیں ہیں اور مجھے ان سب سے محبت ہے۔ جرمنی بھی ان 'پسندیدہ بچوں' میں ہے، جیسا کہ آپ نے بھی کہا ہے۔

خاتون پادری نے حضورِ انور سے پوچھا کہ جماعت کی تعداد کتنی ہے۔حضورِ انور نے فرمایا کہ معین اعداد و شمار بتانے مشکل ہیں لیکن یہ کئی ملین میں ہے۔

میٹنگ کے آخر پر Krautel نے کہا کہ وہ حضورِ انور کو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت کے پیارے باپ، ہمیں آپ کی ملاقات پر فخر ہے اور ہماری اس سے عزت افزائی ہوئی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور احمدیوں پر اپنی رحمت کی بارش برسائے۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ امن کی حامی ہے اور اس کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آخری کتاب 'پیغامِ صلح' میں تجویز کیا کہ اگر ہندو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے نیک بزرگوں کو بُرا بھلا کہنا چھوڑ دیں تو مَیں اب سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم گائے کا گوشت کھانا ترک کر دیں گے۔اگر ہندوؤں کے ساتھ امن حاصل ہو سکے تو وہ احمدیوں کو گوشت کھانے سے منع کر سکتے ہیں۔ یہی ان کی دنیا کے امن کے لئے شدید خواہش تھی۔ پس ہم تو دنیا میں امن و سلامتی کے خواہاں ہیں اور اس لئے ہر جگہ کوشاں ہیں۔

یہ ملاقات ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر ان تمام مہمانوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کی حضورِ انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

سات بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد خدیجہ تشریف لائے جہاں نیشنل مجلسِ عاملہ جرمنی کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر **جنرل سیکرٹری صاحب** نے بتایا کہ اس وقت جرمنی میں 183 جماعتیں ہیں اور اسّی فیصد جماعتوں کی رپورٹس باقاعدگی سے آرہی ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت تک 103 بیعتیں ہوئی ہیں۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعتوں کے ٹارگٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ ان کو بڑا ٹارگٹ دیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت سے حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ اصلاحی کمیٹی کے صدر بھی ہیں۔آپ کی کیا رپورٹ ہے؟

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ 28 معاملے آئے تھے اس میں سے 16 حل ہوئے ہیں باقی کچھ قضاء میں ہیں حضورِ انور نے فرمایا کہ شعبہ تربیت کا یہ کام ہے کہ اس نہج پر تربیت کریں کہ یہ مسائل اٹھیں ہی نہ۔ جہاں مسائل اٹھیں انہیں وہاں ہی حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔لوکل سطح پر سیکرٹریان فعال ہوں تو حالات پتہ چلتے رہتے ہیں اور اصلاحی کمیٹی بر وقت اصلاحی قدم اٹھا سکتی ہے۔

بعض لوگ مبلغین کے پاس اپنے مسائل لے کر آتے ہیں انہیں وہیں حل کر دینا چاہئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تربیت کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔اس کیلئے آپ نے کیا طریق کار اپنایا ہے۔حضورِ انور نے فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی کی ہر ماہ میٹنگ ہونی چاہئے۔ چند مہینے لگاتار کرنی پڑیں گی۔مسائل کے اسباب اور وجوہات پتہ کرنی پڑیں گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض معاملات اصلاحی کمیٹی کے پاس نہیں آتے۔امیر صاحب کے پاس آتے ہیں۔مبلغ انچارج کے پاس آتے ہیں، دوسرے مبلغین کے پاس آجاتے ہیں۔ ان کو حل کرنا چاہئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی کو اپنا اعتماد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔لوگوں میں آپ کا یہ اعتماد پیدا ہو جائے کہ آپ ان کے ہمدرد ہیں اور انصاف کے ساتھ اصلاح کی کارروائی کریں گے۔

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ (انچارج شعبہ تصنیف) نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 'کشتی نوح'، 'لیکچر لاہور' اور 'ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب' کا جرمن ترجمہ شائع ہوا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مطالعہ میں بھی کتب رکھیں۔ ذیلی تنظیمیں مطالعہ کیلئے کتب رکھتی ہیں اور امتحان لیتی ہیں۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ جو کتب اشاعت کیلئے تیار ہوں ہم انہیں شائع کرتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی تفصیلی رپورٹ مجھے مل گئی ہے۔

سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ چارصد پچاس جرمنی کے لڑکوں اور لڑکیوں کا ریکارڈ ہے۔لڑکیاں زیادہ کوالیفائیڈ ہیں۔

حضورِ انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے بتایا کہ بیس رشتے طے کروائے گئے۔جس میں سے 19 ٹھیک ہیں اور ایک میں مسئلہ پیدا ہوا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگوں میں حوصلے اور برداشت نہیں رہی۔اب جب میں نکاح پڑھاتا ہوں تو خطبہ میں فریقین کو نصائح کرتا ہوں کہ شائد اتر جائے دل میں میری بات۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خلع، طلاق کی تعداد بڑھ رہی ہے۔خلع کے کیسز زیادہ ہیں۔

حضورِ انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ گزشتہ تین سال میں خلع کے کیسز کی تعداد 43 ہے جب کہ طلاق کے پانچ کیس ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا سیکرٹری تربیت اور مبلغین کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر خلع ہو جائے تو سمجھانے کی کارروائی جاری رکھیں اور سمجھاتے رہیں اور دوبارہ نکاح پڑھا کر میاں بیوی کو ملا دیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

علیحدگی کی پرسینٹیج بڑھ رہی ہے۔ برطانیہ میں بھی بڑھ رہی ہے۔ اور یہاں بھی بڑھ رہی ہے۔ امریکہ، کینیڈا میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

سیکرٹری صاحب امورِ خارجہ کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ماشاء اللہ اچھا کام ہو رہا ہے۔ اسے جاری رکھیں۔ ابھی آپ نے پہلا قدم اُٹھایا ہے۔ اب آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے۔

سیکرٹری صاحب امورِ عامہ کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ قضاء کے فیصلوں کی تنفیذ کروانا، اخراج کی سزا معاف کروانا یہ سب تو چھوٹا سا کام ہے۔ امورِ عامہ کے اور بہت سے کام ہیں۔ jobs تلاش کرنے میں مدد دینا بھی امورِ عامہ کا کام ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جو اسائلم کرنے والے ہیں وہ اپنے کیسز میں ہرگز جھوٹ نہ بولیں۔ یہ بتائیں کہ ہر ایک کا ایک ٹارچر لیول ہوتا ہے، ہر ایک کی مظالم اور تنگیاں برداشت کرنے کی اپنی اپنی حد ہوتی ہے۔ ہم برداشت نہیں کر سکے تو آ گئے۔ جن پر کوئی کیس نہیں ہے وہ بتائیں کہ براہِ راست تو ہم پر کوئی کیس نہیں ہے۔ لیکن صاف بتائیں اور سچ بولیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امورِ عامہ والے ایک کمیٹی بنا دیں جو اسائلم لینے والوں کو گائیڈ کرے کہ کیس کس طرح داخل کرنا ہے۔

سیکرٹری صاحب ضیافت کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کمیٹی کے سامنے اپنے مسائل رکھیں اور لال کتاب میں بھی درج کریں۔

سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت Tight پوزیشن ہے۔ اللہ کے فضل سے انکم بڑھ رہی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کے خرچ بڑھ گئے ہیں۔ آپ کے پاس ایک ایسا ریزرو ہونا چاہئے جس کو چھیڑا نہ جائے۔ عاملہ اس پر غور کرے اور پالیسی بنائے۔ ریزرو بننا چاہئے جو ساتھ ساتھ اکٹھا ہوتا جائے۔ اس دفعہ آپ کے خرچ بڑھے ہیں۔ ایک سال کے اندر دو جلسے آ گئے ہیں۔ اس سال آپ کو ٹیکس بھی دینا پڑا ہے۔ اب ایسا راستہ نکالیں، پالیسی بنائیں کہ کس طرح اپنا ریزرو بنا سکتے ہیں۔ یہ چند مہینوں کی بات نہیں، کئی سالوں میں جا کر اکٹھا ہوگا۔

سیکرٹری صاحب وصایا نے وصیت کرنے والوں کی تعداد اور پراگرس کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمانے والوں مردوں اور خواتین کی تعداد کا جائزہ لیا۔ اور فرمایا کہ اصل یہ ہے کہ نیکی کی روح ہونی چاہئے۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ یہاں تعلیم القرآن کلاسز جاری ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں جن جماعتوں میں اساتذہ نہیں جا سکتے ایسی سکیم بنائیں کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ سکھائیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں بہت سے بچے اور بچیاں پاکستان سے براہِ راست قاری صاحب کے ذریعہ پڑھ رہے ہیں۔ اس طرح گھروں میں کلاسز جاری ہیں اور گھروں تک پہنچ گئے ہیں۔ یوکے میں بھی ایسے ہو رہا ہے اور فائدہ ہو رہا ہے۔ آپ بھی ایسی سکیم بنائیں کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم القرآن سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کریں۔

سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید نے بتایا کہ ایک ملین یورو کا ٹارگٹ ملا ہوا ہے۔ کوشش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ پورا کریں گے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ دعا بھی کیا کریں کہ لوگوں کی آمد بڑھے۔

سیکرٹری صاحب وقفِ جدید کو مخاطب ہوتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی چھ ماہ باقی ہیں۔ آپ کی پراگرس ٹھیک ہو رہی ہے۔ گزشتہ سال ہمبرگ نے زور لگایا تھا۔ باقی دو چار جماعتوں میں زور لگاتے تو جرمنی نے دوسروں کو پیچھے چھوڑ دینا تھا۔

سیکرٹری صاحب جائیداد کو مخاطب ہوتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام جماعتی جائیدادوں کا سارا ریکارڈ مکمل کریں کہ کہاں کہاں اور کب بنی تھیں۔ ان کی maintenance کا ہر تین سال بعد جائزہ لیں۔ ہر تین سال بعد جائیدادیں maintain ہونی چاہئیں۔

محاسب صاحب نے بتایا کہ آمد و خرچ کا حساب رکھتے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہر ماہ رپورٹ تیار ہونی چاہئے۔

امین نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال نے بتایا کہ جو لوگ بے شرح اور نادہند ہیں ان پر کام کر رہے ہیں۔

انٹرنل آڈیٹر نے بتایا کہ ہفتہ میں دو دفعہ سارے بِل چیک کرتا ہوں۔

ایکسٹرنل آڈیٹر کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی رپورٹ باقاعدگی سے آتی رہتی ہے۔

صدر صاحب انصار اللہ نے بتایا کہ تمام شعبوں پر کام ہو رہا ہے۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ خدام لیف لیٹس کی تقسیم کا کام کر رہے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جس شہر یا علاقہ میں تقسیم کرتے ہیں وہاں سو فیصد آبادی تک تو نہیں پہنچا سکتے لیکن اندازہ ہو جاتا ہے کہ اتنی آبادی میں تقسیم ہو گئی ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کو مختلف stages میں جانا پڑے گا۔ شہروں میں اندازہ لگانا مشکل ہے۔ لیکن چھوٹے قصبوں میں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے علاوہ برلن جماعت کی لوکل مجلس عاملہ، شعبہ ضیافت کی ٹیم، خدام الاحمدیہ کی حفاظت خاص کی ٹیم، MTA کے کارکنان، اور بعض دوسرے مختلف احباب نے گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تصاویر کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور اس موقع پر موجود بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

سوا آٹھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مورخہ 2 جولائی 2011ء بروز ہفتہ:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے مسجد خدیجہ برلن تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

برلن سے نن سپیٹ روانگی

آج پروگرام کے مطابق برلن (جرمنی) سے Hannover سے ہوتے ہوئے نن سپیٹ (ہالینڈ) کیلئے روانگی تھی۔ احبابِ جماعت مرد و خواتین بڑی تعداد میں صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہو چکے تھے۔ قریباً دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احبابِ جماعت میں رونق افروز ہوئے۔ اس موقع پر بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ خدام کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت احبابِ جماعت برلن اور دوسری مختلف جماعتوں اور شہروں سے آنے والے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے پاس بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

روانگی سے قبل حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو **السلام علیکم** کہا اور سوا دس بجے یہاں سے قافلہ Hannover کیلئے روانہ ہوا۔

ہینوور میں آمد اور والہانہ استقبال

قریباً تین گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد دوپہر ایک بجکر پینتیس منٹ پر مسجد 'بیت السمیع' Hannover تشریف آوری ہوئی۔

Hannover کے احبابِ جماعت چھوٹے، بڑے، مرد و خواتین سبھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر چشمِ براہ تھے۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو **السلام علیکم** کہا۔ مقامی جماعت کے صدر صاحب اور مبلغ سلسلہ مشہود احمد ظفر صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نماز جنازہ

دو بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر جماعت ہمبرگ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ نے 29 جون 2011ء کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پائی۔ مرحومہ حاتم علی صاحب (چک نمبر 78 جنوبی ضلع سرگودھا) کی بیٹی تھیں۔ ان کے والد اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ رشتے داروں اور عزیزوں کی طرف سے بہت سی تکالیف اور مصائب برداشت کرنے پڑے لیکن ہمیشہ ثابت قدمی اور استقامت دکھائی۔ مرحومہ 15 سال تک ہمبرگ سٹی کی صدر لجنہ رہیں۔ اس کے علاوہ ریجنل صدر لجنہ ہمبرگ ریجن اور مقامی صدر لجنہ سٹاڈے جماعت بھی رہیں۔

نمازِ جنازہ پڑھانے کے بعد حضورِ انور مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے احباب میں رونق افروز رہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے مبلغ سلسلہ سے دریافت فرمایا کہ یہ مسجد آبادی والے علاقہ میں ہے یا انڈسٹریل ایریا میں ہے۔ مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ مسجد کے ایک طرف انڈسٹریل ایریا ہے جبکہ ایک جانب آبادی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ یہاں کی جماعت کی تجنید تین صد سے زائد ہے۔ اور پانچ چھ فیملیز تو یہاں سے 5 منٹ کی مسافت پر ہیں جب کہ باقی احباب شہر کے اندر رہتے ہیں اور بیس سے پچیس منٹ کی مسافت پر ہیں۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہمبرگ سے ان کی اہلیہ مرحومہ کی بابت دریافت فرمایا۔ چوہدری ظہور احمد صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے کام وقت پر ہو گئے ہیں۔ جرمنی کے اندر جنازہ لے جانے کی اجازت مل گئی اس لئے جنازہ ہمبرگ سے 161 کلومیٹر کا سفر کر کے یہاں لایا گیا ہے۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

Hannover شہر

Hannover کا شہر جرمنی کے صوبہ Niedersachsen کا دارالحکومت ہے اور 13 ڈسٹرکٹ پر مشتمل ہے، پانچ لاکھ بیس ہزار نفوس لئے ہوئے دریائے Lieme کے جنوبی کنارہ پر آباد ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر فیئر اور انڈسٹریل مشینری فیئر ہر سال اس شہر میں منعقد ہوتا ہے۔ اس شہر میں پہلی یونیورسٹی 1831ء میں قائم ہوئی۔ جس میں اب بھی 20 ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تیرھویں صدی میں Hannover مچھلی کا شکار کرنے والوں اور کشتیاں چلانے والوں کا ایک گاؤں تھا۔ لیکن اب یہ جرمنی کا ایک انتہائی اہم شہر بن چکا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1975ء میں پانچ افراد کی تجنید کے ساتھ ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں لوکل جماعت کی تعداد تین صد سے زائد ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی مسجد 'بیت السمیع' بڑی وسیع و عریض مسجد ہے۔ مسجد کا گنبد اور مینارہ دور سے نظر

FLAT FOR SALE

White Avenue, Near Mohalla Ahmadiyya Qadian

Valued By: Tamirat Department. Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian

Covered Area: 1125 Sq Ft. (Fully Completed)

(2 Bed rooms, 1 Living room, 1 Bath room, 1 kitchen)

(14'x14' 20'x21' 10'x12' 12'x12')

Value Ground Floor: 13,79500/-

Ist Floor: with 150 Sq Ft. with Balcony 13,99500/-

Contact: 9815340778, 0044-7404528275

e-mail: sonybuttar1@hotmail.com

آتے ہیں اور مین ہائی وے سے گزرنے والے کو مسجد کی خوبصورتی اپنی طرف کھینچتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 31 اگست 2005ء کو اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور 16 اگست 2008ء کو اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ اس مسجد کی دو منزلیں ہیں۔ نیچے مردانہ ہال ہے اور اوپر کی منزل میں خواتین کے لئے ہال ہے۔ اس مسجد میں سات صد کے قریب احباب مرد و خواتین نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے گنبد کا قطر 5 میٹر ہے جب کہ مینارہ کی بلندی 16 میٹر ہے۔ Hannover شہر میں مینارہ اور گنبد کے ساتھ یہ پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو عطا ہوئی ہے۔

اس مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر، لائبریری، کچن اور سٹور اور مشن ہاؤس اور رہائشی حصہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد کے احاطہ میں خوبصورت لان بنایا گیا ہے اور قسما قسم کے خوشنما پھول لگائے گئے ہیں۔ پچیس کاروں کو پارک کرنے کیلئے پختہ پارکنگ بھی موجود ہے۔

تین بجکر بیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے۔

نن سپیٹ کو روانگی اور والہانہ استقبال

اب یہاں سے آگے نن سپیٹ (ہالینڈ) روانگی کا پروگرام تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے جو مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف چوہدری ظہور احمد صاحب کی بچیاں کھڑی تھیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ان بچیوں سے والدہ کی وفات پر اظہارِ تعزیت فرمایا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ نن سپیٹ کے لئے روانہ ہوا۔

قریباً 201 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد سوا پانچ بجے جرمنی، ہالینڈ کے بارڈر پر پہنچے۔ اس جگہ جماعت ہالینڈ سے حضورِ انور کے استقبال کیلئے آنے والے وفد نے حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔

ہالینڈ سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے آنے والے وفد میں مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، زبیر اکمل صاحب، جنرل سیکرٹری صاحب ہالینڈ، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ اور عاملہ کے بعض ممبران شامل تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ازراہِ شفقت ان تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

جرمنی سے امیر صاحب جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی، الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اور عاملہ کے بعض ممبران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے یہاں تک ساتھ آئے۔

جرمنی سے آنے والے احباب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور یہاں سے جرمنی واپس جانے کی اجازت چاہی۔

ساڑھے پانچ بجے یہاں سے روانہ ہو کر چھ بجکر بیس منٹ پر نن سپیٹ کے مشن ہاؤس 'بیت النور' میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت ہالینڈ مرد و خواتین اور بچوں اور بچیوں نے بڑے پُر جوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں اور جونہی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے سب عشاق کو **السلام علیکم** کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مشن ہاؤس کی وسیع عمارات کے بعض حصوں اور فلیٹس کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ نے اپنے پیارے آقا کا شرفِ زیارت حاصل کیا۔ اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کافی دیر تک ان میں رونق افروز رہے اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں نو بجکر چالیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔

سوا دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 3 جولائی 2011ء بروز اتوار

صبح ساڑھے چار بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً ایک گھنٹہ کی پیدل سیر کے بعد پانچ بجکر پچاس منٹ پر واپس تشریف لائے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

Amsteleveen کا وزٹ

گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق ایمسٹرڈیم کے قریب آباد شہر Amsteleveen کے وزٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے تین بجے یہاں سے واپسی ہوئی اور ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چار بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس نن سپیٹ (Nunspeet) تشریف لے آئے۔

ساڑھے چھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

آٹھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ہالینڈ کی جماعتوں Den، Schiedam Haag، Armhem، Utrecht، Amsterdam، Amstelveen، Rotterdam، Maastricht اور Leeuwarden سے تعلق رکھنے والی 20 فیملیز اور گیارہ سنگل افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

علاوہ ازیں فرانس، کینیڈا اور امریکہ سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ نے شام کے کھانے کے کیلئے باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا جس میں احبابِ جماعت ہالینڈ نے بھی شمولیت کی اور اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔

تقریب آمین

سوا دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے بیت النور (نن سپیٹ) تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل عزیزہ عیشہ افضل صاحبہ کی تقریبِ آمین ہوئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ سے قرآنِ کریم کا کچھ حصہ سنا۔

تقریب بیعت

بعد ازاں مراکش سے تعلق رکھنے والے چار عرب احباب اور ایک پاکستانی دوست نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ساڑھے دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 4 جولائی 2011ء بروز سوموار

صبح ساڑھے چار بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت النور' میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک پیدل سیر کی۔ چھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لائے۔

سیر کے دوران ایک جھیل کے کنارے کچھ دیر کیلئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رُک کر امیر صاحب ہالینڈ کو تبلیغی پروگراموں اور لیف لیٹس کی تقسیم کے حوالہ سے ہدایات دیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب ہالینڈ نے بتایا کہ اب تک چار لاکھ دس ہزار (410,000) فولڈرز و لیف لیٹس تقسیم ہو چکے ہیں۔ اس پر حضورِ انور نے فرمایا پانچ لاکھ رمضان سے پہلے تقسیم کریں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سویڈن کی بھی مثال دی کہ وہ پانچ لاکھ سے زیادہ تقسیم کر چکے ہیں۔

حضورِ انور نے مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ مکرم صداقت احمد صاحب (جو ان دنوں جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے) سے دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں نے کتنے فولڈرز تقسیم کئے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ 2.5 سے 3 لاکھ تک تقسیم ہو چکے ہیں۔

امیر صاحب کے اس سوال پر کہ بعض علاقوں میں doubling کا خطرہ ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مختلف موضوعات مثلاً Existence of God، What is Islam، Claims of the Promised Messiah a.s یا اسی طرح دوسرے topics پر attractive فولڈرز دوسری دفعہ کیلئے تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

اسی طرح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرے موضوعات جو وہاں کے علاقوں کے رہنے والوں کے مزاج کے مطابق ہوں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

پبلک ریلیشنز کو بڑھانے کے سلسلہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میڈیا کے ساتھ رابطوں کی طرف توجہ دلائی اور امریکہ کی مثال دی کہ جیسے وہ پروگراموں سے بہت پہلے میڈیا کو انفارم کرتے ہیں اور دعوت دیتے ہیں۔ اسی طرح politicians کے ساتھ بھی رابطوں کی طرف توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں جرمنی کی مثال دی کہ وہاں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے چھوٹے علاقوں میں پروگرام کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ بُک سٹالز کی طرف بھرپور توجہ نہیں دی جاتی۔ اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ بُک سٹال تو صرف ایک ذریعہ تبلیغ ہے۔ اور بھی جو ذرائع ہیں وہ استعمال کریں۔ اور active ممبرز کی ٹیمیں بنالیں اور کام کریں۔

حضورِ انور نے فولڈرز کی تقسیم کے سلسلہ میں مزید فرمایا کہ تمام ذیلی تنظیمیں انصار، خدام اور لجنہ اور بچے اس سلسلہ میں کام کریں اور گھر گھر فولڈرز پہنچائیں اور تبلیغ کے نئے راستے بھی تلاش کریں۔

ہالینڈ سے برطانیہ روانگی

آج کے پروگرام کے مطابق نن سپیٹ (ہالینڈ) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ بارہ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے، حضورِ انور کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت خواتین، بچے بچیاں مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو **السلام علیکم** کہا اور دعا کروائی۔

بارہ بجکر پانچ منٹ پر نن سپیٹ سے لندن کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً 170 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ہالینڈ کے شہر Breda اور بیلجیئم کے شہر Antwerpen کے درمیان ہالینڈ کا بارڈر عبور کر کے بیلجیئم کی حدود میں داخل ہوئے اور سفر جاری رہا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق راستہ میں بیلجیئم کے شہر Gent سے 10 کلومیٹر پہلے مین ہائی وے پر رُک کر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریسٹورنٹ کے بیرونی لان میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ایک ٹیم اس انتظام کیلئے پہلے سے ہی یہاں پہنچی ہوئی تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بجکر 15 منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کیلئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ہالینڈ سے ساتھ آنے والے جماعتی عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔ ہالینڈ سے درج ذیل احباب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فرانس کی بندرگاہ Calais تک الوداع کہنے کیلئے ساتھ آئے۔

امیر صاحب ہالینڈ، عبدالحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، حامد کریم صاحب مبلغ ہالینڈ، نیشنل جنرل سیکرٹری، عاملہ کے بعض ممبران اور صدر خدام الاحمدیہ اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اس وفد میں شامل تھے۔

ان سبھی احباب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

یہاں سے آگے روانہ ہونے اور ایک سو تیس کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیئم کا بارڈر عبور کر کے فرانس کی حدود میں داخل ہوئے اور مزید 56 کلومیٹر کے سفر کے بعد پانچ بجکر دس منٹ پر فرانس کی بندرگاہ Calais پہنچے۔ ہالینڈ سے

قافلہ کے ساتھ آنے والی گاڑیاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رخصت کر کے واپس ہالینڈ کیلئے روانہ ہوئیں۔

امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد چھ بجے جہاز راں کمپنی P&O کی فیری Pride of Canterbury میں سوار ہوئے۔ فیری کی انتظامیہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر بورڈ کیا۔ گاڑیاں فیری کے اندر پارک ہونے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

چھ بجکر بیس منٹ پر فیری Calais کی بندرگاہ سے برطانیہ کی بندرگاہ Dover کیلئے روانہ ہوئی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق چھ بجکر پچاس منٹ پر بندرگاہ Dover پر لنگر انداز ہوئی۔ (فرانس اور برطانیہ کے اوقات میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ برطانیہ کا وقت فرانس سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے۔)

Dover پورٹ پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یو۔کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یو۔کے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر یو۔کے)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یو۔کے و نائب صدر خدام الاحمدیہ یو۔کے) مکرم صدر صاحب انصار اللہ، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی ٹیم حضورِ انور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔

مسجد فضل آمد اور والہانہ استقبال

سات بجے Dover پورٹ سے روانہ ہو کر شام آٹھ بجکر 40 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی جہاں بڑی تعداد میں احبابِ جماعت، مرد، خواتین، بوڑھے اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد فضل لندن کے بیرونی گیٹ سے احاطہ کے اندر داخل ہوئی، احبابِ جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ احبابِ جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔ حضورِ انور گاڑی سے نیچے اُترے تو امیر صاحب یو۔کے نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

خواتین اور بچیاں مسجد کے سامنے والے احاطہ میں کھڑی تھیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرفِ زیارت نصیب ہوا۔ بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

بعدازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/اکتوبر ۲۰۱۱)

❁❁❁

بقیہ: ماہِ رمضان - عبادتوں کا مجموعہ

جو اُدھورا نہ ہو۔ انسان کا عمل سَو فیصدی مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس نقص کو دور کرنے والا، اس کمی کو پورا کرنے والا، اس اُدھورے پن کو مکمل کرنے والا دراصل اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہوتا ہے اس لئے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو انسان کو نجات نہیں مل سکتی اور اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینے میں مختلف قسم کی کوششوں اور مجاہدات کو اکٹھا کر دیا ہے۔ جسم کا مجاہدہ ہے، زبان کا مجاہدہ ہے، اعمال کا مجاہدہ ہے، خدا تعالیٰ کی یاد میں اوقات بسر کرنے کا مجاہدہ ہے قرآن کریم پر کثرت سے غور اور فکر اور تدبر کرنے کا مجاہدہ ہے اور بھی بہت سے مجاہدات اکٹھے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دعا کیا کرو۔ دعائیں کرنا بھی ایک مجاہدہ ہے۔ میں نے ابھی نوافل کے متعلق جو کہا تھا وہ بھی دعائیں کرنے کے لئے ہوتے ہیں یعنی سب کوششوں کے بعد خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرنا کہ اے خدا! ہم نے اپنی طرف سے اپنی سی کوشش کر لی لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہماری کوشش ناقص ہے اور ہم نے پورا زور لگایا لیکن ہم مانتے ہیں کہ ہم پورا زور لگائیں تب بھی وہ بات نہیں بنتی اور ہم منزلِ مقصود تک پہنچ نہیں سکتے اس لئے ہم تیرے حضور عاجزانہ طور پر جھکتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد کے طالب ہوتے ہیں۔ اے رحیم خدا! ہم پر رحم فرما اور ہماری کوششوں اور سعی اور خلوص نیت میں اگر کوئی نقص ہے تو اس کو دور کر دے۔ اگر کوئی کمی ہے تو اس کو پورا کر دے ہماری کوششیں اُدھوری ہیں۔ ہم انسان ہیں ہماری کوششوں کے کمال تک پہنچنے کیلئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اپنے رحم سے مہیا فرما۔ اے ہمارے ربّ رحیم! ہماری کوششوں کا وہ نتیجہ نکال جو ہمارے لئے جنت اور قرب اور رضا کے حصول کا باعث بنے اور ہم تیرے محبوب بن جائیں جس طرح کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہم تیرے عاشق اور عاجز بندے ہیں اور جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم تجھ ہی میں فنا ہو جانے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔

پس رمضان کا بابرکت مہینہ آ رہا ہے اس ماہ میں ہم نے خدا اور اس کے رسول کے حکم سے بہت سی کوششیں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بھی اور مجھے بھی ان کوششوں کو صحیح طور پر اپنی اپنی استعداد کے مطابق کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا اے رحیم خدا! ہم جانتے ہیں کہ اگر تیرا رحم ہمارے نقص کو دور نہ کرے، اگر تیری رحیمیت ہماری کوشش کو آخری مقصود تک پہنچانے میں اس کا سہارا نہ بنے تو ساری کوششوں کے باوجود ہم اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ پس ہمارے لئے اپنی رحمت کو جوش میں لا اور ہمیں وہ تمام نعمتیں اور انوار اور برکات وافر طور پر عطا فرما جن کا تعلق تیرے اس پاک ماہ رمضان سے ہے۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 24/اکتوبر 1970ء صفحہ 2 تا 6۔ خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 961 تا 971)

❁❁❁

جلسہ سالانہ کیرنگ

الحمدللہ جماعت احمدیہ کیرنگ کا دو روزہ جلسہ سالانہ بفضلہٖ تعالیٰ ۲۵ مارچ ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ و اتوار شایان شان طریق سے بمقام جامع مسجد کیرنگ منعقد کیا گیا۔ صبح ۱۰ بجے مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ پہلے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم زونل امیر صاحب کٹک زون جناب سید طاہر احمد صاحب کلیم شروع ہوا۔ مکرم شیخ عبدالقدوس صاحب نے سورۃ الحشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرم محمد فضل صاحب معلم سلسلہ نے بزبان اردو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

افتتاحی خطاب مکرم زونل امیر صاحب نے فرمایا جس میں آپ نے جملہ حاضرین کو مرکز سے آئے ہوئے بزرگان کی تقاریر کو بغور سننے اور استفادہ کرنے کی تلقین کی۔ بعدازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا پہلی تقریر مکرم مولوی اسماعیل خان صاحب نے بعنوان ہستی باری تعالیٰ اور الٰہی نصرت کی۔ عزیزم مبرور احمد اور ان کے ساتھیوں نے ترانہ پیش کیا۔ دوسری تقریر مکرم فضل عمر محمود صاحب مبلغ سلسلہ جاجپور نے بعنوان سیرۃ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ غیروں سے حسن سلوک کی۔ اس کے بعد محترم زونل امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کیرنگ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ تیسری تقریر مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے بعنوان ''ہستی باری تعالیٰ سیرۃ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حقوق اللہ، حقوق العباد صحابہؓ کی آپس میں محبت وغیرہ پر عالمانہ انداز میں تقریر کی۔ نیز احباب جماعت کو نماز تہجد و دُعا کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور پہلے دن کی کاروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرا دن ۲۵ مارچ ۲۰۱۲ کا پہلا اجلاس صبح ۱۰ بجے زیر صدارت مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ مکرم عبدالرحمن بنگالی صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ مکرم شمیم علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ترانہ پیش کیا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی جمال شریعت احمد صاحب مبلغ سلسلہ پنکال نے بعنوان ''انسانی اقدار کو قائم کرنے اور مذہبی رواداری کیلئے آنحضرت ﷺ کا بے مثال عملی نمونہ'' کی۔ بعدازاں شیخ عبدالقدوس صاحب نے اڑیہ نظم پیش کی۔ اس کے بعد دیگر مذاہب کی طرف سے تشریف لائے ہوئے مہمانان کرام نے اظہار خیال فرمایا۔ جس میں مکرم رام نارائن ساہو (عیسائی پرچارک) نے فرمایا کہ قرآن و بائیبل کا پیغام دنیا والوں سے محبت کرنا ہے اس سے دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ مکرم ہٹ کیشور پٹنائک سابق ہیڈ ماسٹر M.E.School نے جماعت احمدیہ کی خدمات پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں وہی قوم ترقی کرتی ہے جو انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔ جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم سلسلہ نے اڑیہ زبان میں مذہبی رواداری کے عنوان پر کی۔ بعدازاں مکرم توفیق احمد صاحب نے نظم پیش کی۔

اجلاس کے اختتام پر مولانا ظہیر احمد خادم صاحب نے پر معارف خطاب فرمایا۔ اور دُعا کرائی۔

جلسہ سالانہ کیرنگ کے آخری دن کا آخری اجلاس زیر صدارت مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید شام ساڑھے پانچ بجے شروع ہوا۔ شیخ شمیم علی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی ترجمہ مکرم مولوی مقصود علی احمد خان صاحب نے پڑھا۔ مکرم شیخ اعجاز صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ جلسہ کی پہلی تقریر مولوی فرزان احمد صاحب مبلغ سلسلہ بھونیشور نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ عشق رسولؐ کے آئینہ میں کی۔ دوسری تقریر مولوی میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ کرڈا پلی نے زیر عنوان انفاق فی سبیل اللہ (مالی قربانیوں کی اہمیت کی روشنی میں) کی۔ تیسری تقریر مولوی حلیم خان صاحب مبلغ کٹک نے نظام نو اور وصیت کے موضوع پر کی۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن کے آخری اجلاس میں حکومت اڑیسہ کے نمائندگان مکرم اتولیہ سبیا ساچی صاحب منسٹر آف پاور اڈیشہ اور مکرم بی بھوتی بھوشن بلونت رائے لوکل ایم ایل اے نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی خدمات انسانیت کے متعلق کہا کہ اس طرح کا کام اگر تمام دنیا والے سرانجام دیں گے تو ہمارے ملک میں بے چینی اور بدامنی ختم ہوجائے گی۔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب نے مہمانانِ خصوصی حکمران اڑیشہ کو جماعت احمدیہ کے ماٹو اور مقصد سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر مکرم عنایت اللہ منڈاشی صاحب ناظر اصلاح وارشاد شمالی ہند نے حضور انور کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ بعدازاں فاروق احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم منور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ نے مرکز سے آئے اور مہمانان کرام اور شاملین جلسہ و دیگر کارکنان رضا کاران جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا آپ نے موجودہ زمانہ کے مولویوں کی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے حیدرآباد میں چل رہی جماعت احمدیہ کی مخالفت کا ذکر کیا اور دُعا کی درخواست کی۔ اجتماعی دُعا کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(مقصود علی خان مبلغ سلسلہ)

قارئین بدر کو رمضان المبارک کی
مبارک صد مبارک (ادارہ)

نکاح جو ایک بنیادی حکم ہے یہ صرف معاشرہ اور نسل کو چلانے کے لئے نہیں بلکہ بہت ساری برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور ایک نیک نسل چلانے کے لئے ہے۔

ایک مسلمان کے گھر میں جو شادی ہے یہ صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے۔ اس بات کو ہمیشہ ہمارے ہر احمدی جوڑے کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس۔ لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 15رمئی 2011ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی انسانی نسل کے بڑھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ذریعہ بنایا ہے، جس میں دو خاندانوں کا ملاپ ہوتا ہے، دو افراد کا ملاپ ہوتا ہے اور اسلام نے اس کو بڑا مستحسن عمل قرار دیا ہے۔ بعض صحابہ نے کہا کہ ہم شادیاں نہیں کریں گے۔ تجرد کی زندگی گزاریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری سنت پہ عمل نہیں کرتا وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا۔ میں تو شادی بھی کرتا ہوں، کاروبار بھی ہے، بچے بھی ہیں۔ کاروبار سے مراد ہے کہ زندگی کی مصروفیات بھی ہیں، ذمہ داریاں بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح جو ایک بنیادی حکم ہے یہ صرف معاشرہ اور نسل کو چلانے کے لئے نہیں بلکہ بہت ساری برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور ایک نیک نسل چلانے کے لئے ہے۔ پس نئے جوڑوں کو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ شادیاں جو کسی مذہب کو ماننے والوں میں اور خاص طور پر اسلام کو ماننے والوں میں ہوتی ہیں، ایک مسلمان کے گھر میں جو شادی ہے یہ صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس اس بات کو ہمیشہ ہمارے ہر احمدی جوڑے کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر سامنے کوئی مقصد ہوگا تو پھر نئے بننے والے جوڑے کا ہر قدم جو زندگی میں اٹھے گا، وہ اس سوچ کے ساتھ اٹھے گا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے ایک حکم پر عمل کرنے والا ہوں اور کرنے والی ہوں۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والا ہو تو پھر اس کی سوچ کا ہر پہلو اس طرف جانے کی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ہو۔ پس اس سے پھر آپس کے تعلقات مزید بہتر ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال انسان رکھتا ہے۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتا ہے۔ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھتا ہے اور اس طرح یہ ایک جو Bond ہے، آپس کا ایک جو معاہدہ ہے وہ دنیاوی معاہدہ نہیں رہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا معاہدہ بن جاتا ہے اور پھر آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں بھی نیک صالح نسلیں ہوتی ہیں اور یہی ایک احمدی مسلمان کا شادی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ دو نکاح جو آج مَیں پڑھوں گا ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور خود بھی آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں، آپس کے رحمی رشتوں کا احترام کرنے والے ہوں اور آئندہ نیک نسلیں ان سے پیدا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پہلا نکاح عزیزہ ریحانہ رضیہ میر بنت مکرم صفی اللہ صاحب بریڈ فورڈ کا عزیزم ظہیر احمد طاہر ابن مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ زحق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب ہمارے مربی سلسلہ ہیں، آج کل بریڈ فورڈ میں ہیں۔ اور عزیزم ظہیر احمد طاہر بھی واقف زندگی ہیں، اس لحاظ سے ان پہ دوہری ذمہ واری عائد ہو جاتی ہے۔ ایک احمدی کی حیثیت سے تو ہم نے رشتے نبھانے ہی ہیں اور ایک واقف زندگی کی حیثیت سے بھی کہ ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ اور یہی سوچ لے کر جو بچی، جو لڑکی ان کے گھر میں آ رہی ہے، اس کو آنا چاہئے اور اس کے ماں باپ کو اس کو یہ نصیحت کرنی چاہئے کہ تم واقف زندگی کے ساتھ بیاہنے جا رہی ہو تو اپنی سوچوں کو بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے رکھنا اور وقف زندگی میں جو بھی دقتیں بعض دفعہ پیدا ہوتی ہیں، مشکلات بھی آ سکتی ہیں ان کو خوشی سے برداشت بھی کرنا۔ اللہ کرے کہ یہ جوڑا اس سوچ کے ساتھ اس نہج پر چلنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا:۔

دوسرا نکاح عزیزہ شازیہ اسلام خان بنت مکرم محمد یٰسین خانصاحب وولورہمپٹن کا عزیزم خرم احمد ابن مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب الفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ زحق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

۞۞۞۞۞۞

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مستقل پروگرام

ہندوستانی وقت کے مطابق

دن	پروگرام	وقت
جمعہ	لقاء مع العرب	**10.25**
	یسرنا القرآن	12:00 PM, 6:00 PM,11:00AM, 6:30AM
	Beacon of Truth	1:00 PM
	فقہی مسائل	5:00 Pm, 2 :00 AM
	خطبہ جمعہ	**5:30 PM Live,** 8:30 PM, 2:30 AM
	ترجمۃ القرآن کلاس	8:30
ہفتہ	Faith Matters	1:00 PM
	خطبہ جمعہ	8:00 AM, 4:25 PM, 4:20 AM
	راہ ھدیٰ Live	**9:00 AM, 9:30 PM, 2:30 AM**
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	**12:00 PM, 6:00 PM,11:00 PM, 6:30 AM**
	جماعتی خبریں	**1:30 PM, 2:00 AM**
	Story Time	**2:00 PM, 5:40 PM, 4:00 AM**
	مجلس عرفان	**2:30 PM**
	انتخاب سخن	**6:30 PM**
اتوار	مجلس عرفان (انگریزی)	**4:30 AM**
	خطبہ جمعہ	8:40 AM, 6:30 PM, 4:25 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	یسرنا القرآن کلاس	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 PM
	وقف نو کلاس	**12:30 PM, 8:30PM, 11:50 PM**
	Real Talk	**1:00 AM**
	Faith Matters	**1:30 PM**
	خطبہ جمعہ (ملیالم)	**8:00 PM**
	Story Time	
سوموار	وقف نو کلاس	**6:50 AM**
	Real Talk	9:30 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 AM
	جماعتی خبریں	1:30 PM
	فرنچ ملاقات	**2:30 PM**
	خطبہ جمعہ	8:30 PM
	راہ ھدیٰ	9:30 PM, 2:00 AM
منگل وار	لقاء مع العرب	10:25 AM
	یسرنا القرآن کلاس	12:00PM, 6:00PM, 11:00AM, 6:30 PM
	مجلس عرفان انگریزی	2:30 PM, 4:30 AM
	Real Talk	6:30 PM
بدھ	انتخاب سخن	4:30 AM
	لقاء مع العرب	10:25 AM
	الترتیل	12:00 PM, 6:00 PM, 11:00 AM, 6I30 AM
	Real Talk	1:30 PM, 1:00 AM
	مجلس عرفان اردو	**2:30 PM**
	فقہی مسائل	**8:30 PM, 5:00 AM**
	Faith Matters	9:30 PM
جمعرات	فقہی مسائل	8:00 AM
	Faith Matter	9:30 AM, 1:00 AM
	لقاء مع العرب	**10:25 AM**
	Beacon of Truth	**1:30 PM, 6:30 PM, 4:30 AM**
	ترجمۃ القرآن کلاس	**2:30 PM, 10:30 AM, 2:30 AM**
	انتخاب سخن	9:30

منجانب: نظارت اصلاح و ارشاد (مرکزیہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/56

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
ByAir: 45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
:70 Canadian Dollar

Vol. 61 Thursday 12 July 2012 Issue No : 28

یہ جلسے اس جلسے کی تتبع میں ہیں جس کا مقصد افراد جماعت کو ان حقیقی برکات کا وارث بنانا ہے جو اُن کی دنیا و آخرت سنوارنے کا باعث بنیں۔ یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

جلسہ سالانہ امریکہ میں حضور انور کی بنفس نفیس شرکت اور بصیرت افروز نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 جون 2012 بمقام امریکہ

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ الحمد للہ آج جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اور مجھے دوسری مرتبہ اس میں شامل ہونے کا موقعہ مل رہا ہے۔ یہ جلسے اس جلسے کی تتبع میں ہیں جس کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ اس کا مقصد افراد جماعت کو ان حقیقی برکات کا وارث بنانا تھا جو اُن کی دنیا و آخرت سنوارنے کا باعث بنیں۔ یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے میں شامل ہونے والے ہر احمدی سے اس معیار کے حاصل کرنے کی توقع کی ہے اور اس طرف توجہ نہ دینے والوں سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ پس یہ جلسہ جہاں ایک احمدی کو برکتوں کا وارث بناتا ہے وہیں اس کیلئے بڑے خوف کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے نئے سرے سے اپنے ایمان وایقان کو صیقل کرنے کا موقعہ دیا لیکن اس طرف کوشش نہیں کی گئی اگر کوشش کی بھی تو اس کو اس مقام تک قائم نہ رکھ سکے۔ اگر جلسہ کی برکات کا صحیح ادراک ایک احمدی کو ہو جائے تو ہر سال ترقی کی نئی منزلیں ہم ہر احمدی میں دیکھیں گے۔ پس ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی اس دلی خواہش کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حالت کے بارے میں آپ کے دل میں تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’اس دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف توجہ ہو‘‘ آپؑ نے اس بات پر زور دیا کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ اللہ اور بندوں کے حقوق اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے بڑا حق عبادت یعنی نماز ہے۔ جس کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عبادت کا مغز ہے اس جلسے میں جب آپ کو باجماعت نمازوں میں شمولیت کا موقعہ ملے گا تو پھر اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس کے حصول کیلئے دعا بھی کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسے کے دنوں میں شریعت کی رخصت کے ماتحت نمازیں جمع ہوتی ہیں لیکن بعض لوگ گھروں میں بھی بغیر مجبوری کے نماز جمع کر لیتے ہیں اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہمارے سامنے ہے آپؐ نے پانچ نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس طرف توجہ دلائی۔ فرمایا نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل اور تہجد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں تو دو ہی رکعت پڑھ لیں کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے جوش اور درد سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار نہیں ہوسکتا اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل میں پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتا ہے۔‘‘

فرمایا پس یہ اہمیت ہے تہجد کی۔ تہجد کا مجاہدہ تقویٰ میں ترقی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس سے جہاں انسان خدا کا قرب حاصل کرتا ہے وہاں اُس کا اپنا فائدہ بھی ہے۔

فرمایا اللہ کے حق کے بعد ایک مومن پر اس کے بھائیوں کا حق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول نے انسانیت کا حق ادا کرنے کی بار بار تلقین کی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دوسروں کے لئے اپنے دل میں رفق اور نرمی پیدا کرو اور صرف یہ جلسوں تک محدود نہ ہو بلکہ عام زندگی میں بھی اس کا اظہار ہو۔ فرمایا اگر یہ ہمدردی نہ ہو تو اس سے بھائی بھائی بعض اوقات ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ گھر ٹوٹ رہے ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پس ایک احمدی کو رفق نرمی اور ہمدردی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کی ضرورت ہے تبھی ہم حقیقی احمدی بن سکتے ہیں۔

فرمایا ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر کامل اطاعت اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا عہد کیا ہے اسے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ برکتوں کے ان دنوں سے فائدہ اُٹھانے کیلئے تقویٰ کا حصول ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کی کامل پیروی ضروری ہے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور ہر بات ایسی ہے جس پر عمل کرنے والے باخدا انسان بن سکتے ہیں اور یہی آپ کی بعثت کا مقصد تھا۔ آپ نے اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انسانوں کو باخدا انسان بنایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلے پر یا فعل پر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کرلیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے ہتھیار ڈال دو۔ اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہؐ کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول اللہؐ کی شہادت کافی ہے کہ جو تمہارا امام ہوگا وہ حکم عدل ہوگا‘‘۔

فرمایا پس آپؑ کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے والے ہم تبھی ہوسکتے ہیں جب آپؑ کی ہر بات کی کامل پیروی کرنے والے ہوں۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اس امام کو مانا جس نے ہر بات کھول کر بیان کردی۔ فرمایا بیعت کر کے اپنی ذمہ داریوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے دنیاوی خواہشات وترجیحات انسان کو عہد بیعت سے دور لے جاتی ہیں۔ پس اس جلسے کے دنوں میں اس پہلو سے بھی ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کئے ہیں۔ اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ آخرین منھم میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اُتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں‘‘۔

فرمایا ہمیں اس خیر القرون کے زمانے کو قائم کرنے کی کوشش نسلاً بعد نسلٍ کرتے چلے جانا چاہیئے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذکر الٰہی آپسی پیار اور حقوق العباد کے متعلق بعض حوالہ جات پیش فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو توقع حضرت مسیح موعودؑ نے ہم سے کی ہے اگر اس کے مطابق ہم میں سے ہر احمدی کوشش شروع کر دے تو چند سالوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوسکتا ہے۔ فرمایا ہمیں اپنے مخالفین کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرنا چاہیئے اس سے خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر ہم پر پڑے گی اور جس پر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑ جائے اس کے دین دنیا دونوں سنور جاتے ہیں۔ نام کا احمدی ہونا کوئی چیز نہیں بلکہ اس فضل کی قدر کرنے کی ضرورت ہے جو احمدیت قبول کرنے کی صورت میں ہم پر ہوا ہے۔ اپنے آپ کو پورے طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینے سے خوف اور غم کی حالت کو اللہ تعالیٰ دور فرما دیتا ہے۔ اس حالت کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہی حالت ہمیں حقیقی مسلمان بناتی ہے۔

فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ بھی ہم پر بڑا احسان ہے کہ حقوق (یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد) کے معیاروں کے حصول کی تقریب جلسے کی صورت میں پیدا فرمائی جہاں ہم نیک باتیں سن کر ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو آپؑ ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کو اپنی علمی حالت کو بہتر بنانے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اس کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ دینی علم آج ہمیں صرف حضرت مسیح موعودؑ سے ہی مل سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی ہے۔ اس وقت سب سے بڑا تبلیغ کا ہتھیار قرآن ہے۔ یہی ہتھیار ہے جو تمام دینوں پر غالب آنے کا ہتھیار ہے۔

فرمایا آنحضرتؐ پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں انہیں دور کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اس کا بہترین ذریعہ قرآن ہے۔ خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی ان تمام پاک نصائح پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ جلسے کے ماحول سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم ان معیاروں کے حصول کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ ہم میں دیکھنا چاہتے تھے۔ تبھی ہم جلسہ میں شامل ہونے کا صحیح فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ❁❁❁